



قَالَ اللَّهُ خَيْرَ خَلْقٍ فَظًا وَهُمْ أَرْحَمُ السَّرَاحِمِينَ

کتاب مستطاب ثبت توحید جواب سوال ہر شقی و سعید

اعنی  
ہدیۃ المرید

من تصنیف شیف

جامع معقول و منقول حاوی فرغ و اصول قدوة الحكماء

الراغبین الظاہریۃ و الباطنیۃ عمدة الواصلین زبدة الکاملین

مخزن سرای عرفان معدن عشق سبحان عالیجناب مولوی

حکیم محمد خلیل الرحمن صاحب اہم الدیوینا تم کراوی

تصحیح زبدة العلماء قدوة العرفا جناب مولوی سید حسن

صاحب قریشی علوی صابری کلیائی منمضاقار اولینڈی

در مطبع اکبری آگرہ پاتھنام مجید الدین احمد مطبوع شد

## مطبع اکبری آگرہ میں چھپائی کا قاعدہ

جن صاحبوں کو کسی قسم کی کتاب عربی فارسی اردو ہندی چھپوانی منظور  
وہ ازراہ لطف و کرم مطبع ہذا کو محنت فرمائیں مطبع ہذا تاقل نہایت شکرگذاری کے ساتھ  
بہت صفاق اور خوشخط مناسب وقت میں اسے چھاپ دیگا انشاء اللہ کوئی وعدہ خلاف  
بد معاملگی یا کسی طرح کا دھوکا ہمارے گاہکوں کو نہ ہوگا ہم ان کی خوشنودی اور خدنگذاری  
اپنا اول درجہ کا فرض سمجھیں گے اور خدا نے چاہا تو ان کو کسی طرح کی شکایت نہ ہونے دیگا  
نرخ چھپائی اس مطبع کا بشرطیکہ کتاب معرّی بلا نقشہ جات و تصاویر وغیرہ  
کتاب ہذا کے مثل کا غدر طبع ہو تو حسب ذیل ہو۔ اور اگر کتاب محشی ہو یا نقشہ جات  
و تصاویر وغیرہ کا التزام ہو یا کاغذ اس سے بھی عمدہ ہو یا اور کوئی خاص اہتمام منظور  
تو جو کچھ ان خاص صورتوں میں زیادہ صرف پڑیگا وہ اس پر اضافہ ہوگا۔  
(۱) اگر کتاب کی ہزار کا بیان چھپنگی تو روپیہ کے ۵۵ جزو (۳) اور پانسو جلدین  
لیجائیگی تو روپیہ کے ۴۵ جزو (۴) اگر اس سے کم چھپوانا منظور ہو تو اس کا حساب  
مطبع سے دریافت ہو سکتا ہو۔ کاغذ کی تقطیع ۲۰ x ۲۴ مثل صفحہ ہذا کے ہوگی۔ سوائے  
اس کے اس سے چھوٹی یا اس سے بڑی تقطیع پر بھی اور اس سے کم درجہ کے کاغذ پر بھی  
کتا بن چھپ سکتی ہیں۔ جب کا نرخ مطبع سے معلوم ہو سکتا ہو۔ ہر صورت میں چھپائی کا  
نصف روپیہ حسب دستور مطبع پیشگی لیا جاوے گا۔

مجید الدین احمد

مالک و مہتمم مطبع اکبری آگرہ۔ محلہ نئی بستی۔ کٹرہ گارٹیمانان

قَالَ اللَّهُ خَيْرَ خَلْقٍ فَظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

کتاب مستطاب ثبت توحید جواب سوال ہر شقی وسعید

اعنی  
ہدیۃ المرید

من تصنیف فیف

جامع معقول ومنقول حاوی فروع و اصول قدوة الحكماء

الراغبین الطاہرین والباطنیۃ عمدة الواصلین زبدة الکائین

مخزن سرای عرفان معدن عشق سبحان عالیجناب مولوی

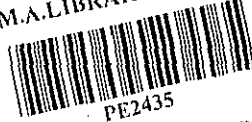
حکیم محمد خلیل الرحمن صاحب ادام اللہ فیوضاتہم کراوی

تبصیح زبدة العلماء قدوة العرفا جناب مولوی سید حسن

صاحب قریشی علوی صابری کلیائی منضاق راولپنڈی

و رطبع اکبری اگرہ یا ہتمام مجید الدین احمد مطبوعہ

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE2435

CHECKED-2002

٢٩٤٥٤  
٨٢٩٤  
٢٢٣٥

هُوَ الْكَافِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ظَهَرَ بِنَفْسِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ وَتَجَلَّى  
بِنُورِهِ عَلَى ظُهُورِهِ بِجَلَالِ الْجَمَالِ هُوَ شَاهِدٌ وَمَشْهُودٌ وَوَاحِدٌ  
وَمَوْجُودٌ أَمَوْجُودٌ مَشْهُودٌ بِوَجُودِهِ فِي الْمَظْهَرِ الْأَتَمِّ وَالْمَشْهُودُ  
مَوْجُودٌ لِمَشْهُودِهِ فِي الْحَقِيقَةِ الْأَعْظَمِ بِدَائِمِ أَحَدٍ وَبِصِفَاتِهِ أَحَدٌ  
هُوَ أَحَدُ الْوُجُودِ مُحَمَّدٌ الْمُحَمَّدُ صَلَّيَ اللَّهُ تَوْرَةً وَأَصْحَابُهُ  
ظُهُورُهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
وَهُوَ الْقَدِيرُ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُخَيِّرَ الْمَوْتَى وَهِيَ رَهْمٌ وَالصَّبُورُ  
صَابِرٌ بِبَلَاءِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَالْحَفِيفُ حَافِظٌ لَوَلَايَتِهِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ لَهُ الْعِظَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ

CHECKED 1996-97



وَمِنْهُ وَإِلَيْهِ الْحَمْدُ وَالشَّكْرُ لِمَوْلَانِ رَاجِي

محمد و درود و نیت ز خود بر خود ست و پس	الله پس که او شکر و کلماتی همه پس
ما در میان بهانه و خود کار خود کند	در کارگاه کن فیکون نیست بیچکس

اما بعد می گوید بنده بیچندان راجی الی رحمة اللہان حکیم محمد خلیل الرحمن  
بن شیخ حکیم احمد الله خان کرانوی غفر الله ذنوبها صلیقی نسباً عافظی الاویسی انتساباً  
سندہ لیس آستانہ فیض نشانه قبلہ نفس و آفاق کعبہ علی الاطلاق حامی شریعت  
مادی طریقت صاحب الحقیقت و اہب المعرفت معطی حق منظر وجود مطلق قطب الموح  
غوث العالمین سلطان الاولیاء برهان الاصفیاء بہر رندان سرور قلندر ان عاشق شط  
عارف عیار مطہعان رامطاع سبے مایگان رامتاج رفیق بیکسان شفیع گمران  
مرد میدان کریت فرد الا فرا و حقیقت مرشد الانام لمجاسے خاص و عام خلیفہ دوران  
محمد الزمان افضل الکاملین سید الاولیاء صلیین مظهر رحمۃ العالمین شیخ الثقلین محبوب  
الاظم محب الحق شیخنا و مرشدنا و مولانا پیر و ستیگر حضرت خواجہ محمد محمود ابو الرحمة حاکم  
شیخ محمد لطافت علی عثمانی اللہ یوبندی قادری الصابری الاویسی متع الله  
المریدین بطول بقائہ و نفع الله العاشقین بجمال بقائہ لمولفہ

حق ترا حمد فقر ظاہر ساختہ	فقر شد با عشق حق افراختہ
عاشق و معشوق چون ہم پدید	از دو یک میزان بجا فظ ساختہ

چون مکتوب بطرز اسلوب کمالی من السماء بالانوار و البصائر  
در صورت سوال بحقائق و دقائق الامال عبرت راوی الی الانبصار و حیرت لذوی الانظار  
از نزد عارف شہباز عاشق جهان تاز محبوب بارگاه احد جناب پیر جی شیخ ممتاز احمد  
صاحب قدوسی گنگوہی عافظی الاویسی سلمہ اللہ تعالیٰ مورجہ نستم جمادی الاولیٰ  
سنہ ۱۳۰۶ یکہزار و سہ صد و شش ہجری النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید دل را نور

روح را سرور سے بخشید چون تامل کر دم و پے بغور بردم آرسے سبحان اللہ عجیب  
 سرے است ربانی کہ بتصحیح عقائد خاص و عام بانی است و مبانی انما با وجود عدم  
 فرصت ضروری دانستہ قلم بہ تسطیر جواب برداشتم و بہ ہدیتہ الہریدہ موسوم داشتم  
 مِنْهُ التَّوْفِيقُ وَهُوَ الرَّافِقُ

### تمہید

بدان وَفَّقَكَ اللہ تعالیٰ کہ درین سوالات غرض از ذکر خیر شیخ و منزلت اوست پس  
 واجب آمد کہ بگویم بشو کہ شیخ کیست و منزلت و درجہ او چیست تا وقایہ باشد ترا  
 مرناخت اورا

### مقدمہ

اعْلَمْ أَنَّ الْوُجُودَ الْمُطْلَقَ هُوَ ذَاتُ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى شَانُهُ  
 فَهُوَ بِأَعْتِبَارِ التَّعَيُّنِ الْأَوَّلِ يُسَمَّى بِالتَّوْحِيدِ وَهِيَ الْحَقِيقَةُ  
 الْمُحَمَّدِيَّةُ وَلَهَا أَعْتِبَارَانِ أَيْ نِسْبَةُ الْبُطُونِ وَهِيَ الْوَاحِدِيَّةُ  
 الْخَالِصَةُ عَنْ جَمِيعِ النُّسَبِ وَالْأَعْتِبَارَاتِ حَتَّى عَنْ أَعْتِبَارِ نَفْسِ  
 الْأَعْتِبَارَاتِ وَنِسْبَةُ الظُّهُورِ وَهِيَ الْوَاحِدِيَّةُ وَالْحَقِيقَةُ  
 الْإِنْسَانِيَّةُ وَأَيْضاً لَهَا نِسْبَتَانِ نِسْبَةُ الْإِتِّصَافِ بِالْكَمَالَاتِ  
 وَنِسْبَةُ التَّلَبُّسِ بِالتَّقَاتِصِ فَبِأَعْتِبَارِ إِتِّصَافِهَا بِالْكَمَالَاتِ  
 الْإِلَهِيَّةِ يُسَمَّى الْهَاءُ وَاجِباً وَبِأَعْتِبَارِ الْأَسْمَاءِ الرَّبُّوبِيَّةِ  
 لَا فَاضِلَ فِي الْكُونِيَّاتِ يُسَمَّى رَبّاً وَبِأَعْتِبَارِ إِتِّصَافِهَا بِالتَّقَاتِصِ  
 يُسَمَّى كَوْناً وَعَالِماً فَالْحَقِيقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ بَرَزَخَةٌ جَامِعَةٌ بَيْنَ

الْإِحْدِيَّةُ وَالْوَحْدِيَّةُ وَالْحَقِيقَةُ الْإِنْسَانِيَّةُ بِرُتْخَةِ جَمْعَةٍ  
 بَيْنَ الْوُجُوبِ وَالْأَمْكَانِ وَلِذَا لَيْسَ لِيَوْجُودِ كَمَا لَانَ أَحَدُهُمَا  
 كَمَا لَذَاتِي وَتَأْنِيهِمَا كَمَا لَآسْمَائِي فَكَمَا لَآسْمَائِي مِنْ  
 حَيْثُ التَّحْقِيقُ وَالظُّهُورُ مَوْقُوفٌ عَلَى وُجُودِ الْعَالَمِ وَالْعَالَمُ  
 لَا يَتِمُّ وَلَا يَكْمُلُ إِلَّا بِوُجُودِ آدَمَ لِأَنَّهُ هُوَ عِلَّةُ عَالَمِيَّةٌ لَهُ  
 فَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ الْإِنْسَانِيَّةُ بِأَعْتَابِ رُسُيَّةِ الظُّهُورِ إِلَى الْحَقِيقَةِ  
 الْإِنْسَانِيَّةِ بِوُجُودِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَآدَمُ شَخْصَةٌ مِنْ  
 صُورَتِي الْحَقِّ وَالْعَالَمِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ  
 عَلَى صُورَتِهِ أَوْ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ فَهُوَ جَمْعٌ لِحَقَّتِي الْأُلُوْهِيَّةِ  
 وَالْعَبُودِيَّةِ وَكَامِلٌ فِي الْمَظْهَرِيَّةِ قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ بْنُ  
 عَرَبِيٍّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَدْمِيَّةِ أَعْلَمُ أَنَّ الْأَسْمَاءَ  
 إِلَّا لِلْهَيْئَةِ الْحُسْنَى تَطْلُبُ بِذَوَاتِهَا وَوُجُودَ الْعَالَمِ فَأَوْجَدَ اللَّهُ  
 تَعَالَى لِعَالَمِ جَسَدٍ أَمْسَوِيٍّ وَجَعَلَ رُوحَهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 أَعْنَى بِآدَمَ وَوُجُودَ الْعَالَمِ الْإِنْسَانِيَّ وَعَلَّمَهُ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فَكَانَ  
 الرُّوحُ يَدِيرُ الْبَدَنَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقُوَى وَكَذَلِكَ الْأَسْمَاءُ لِلْإِنْسَانِ  
 أَكْمَالٌ بِمَنْزِلَةِ الْقُوَى وَلِهَذَا يُقَالُ فِي الْعَالَمِ أَنَّهُ الْإِنْسَانُ  
 الْكَبِيرُ وَلَا يَكُنْ بِوُجُودِ الْإِنْسَانِ فِيهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ مُخْتَصَبًا  
 مِنَ الْخَصَرَةِ إِلَّا لِلْهَيْئَةِ وَكَذَلِكَ خَصَّهُ بِالصُّورَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
 خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَفِي رَوَايَةٍ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ وَجَعَلَهُ اللَّهُ  
 الْعَيْنَ الْمَقْصُودَةَ مِنَ الْعَالَمِ كَالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنَ الشَّخْصِ  
 الْإِنْسَانِيَّ وَلِهَذَا تَخْرُبُ الدُّنْيَا بِرُؤَالِهِ وَتُنْقَلُ الْعَمَارَةُ إِلَى



الْآخِرَةِ مِنْ أَجْلِهِ فَهُوَ الْأَوَّلُ بِالْقَصْدِ وَالْآخِرُ بِالْإِيجَادِ وَ  
 الظَّاهِرُ بِالصُّورَةِ وَالْبَاطِنُ بِالسُّورَةِ أَيْ الْمُنْزَلَةِ انْتَهَى قَوْلُهُ  
 وَبِذَلِكَ الْوَجْهِ جَعَلَهُ اللَّهُ خَلِيفَةً فِي خَلْقِهِ لِأَنَّهُ هُوَ رَبُّ  
 الْعَالَمِينَ مِنْ جِهَةِ الْمَرْتَبَةِ الرَّبُّوِيَّةِ وَعَبْدٌ لِلْعَلِيِّ مِنْ جِهَةِ  
 الْمَرْتَبَةِ الْعَبْدِيَّةِ فَيَأْخُذُ عَنْ حَضْرَةِ الْأَسْمَاءِ مِنْ جِهَةِ  
 الرَّبُّوِيَّةِ مَا يَطْلُبُهُ الرِّعَايَا وَيُبَلِّغُهُ مِنْ جِهَةِ عِبَادَتِهِ إِلَيْهِمْ  
 لِأَنَّهُ أَمْرُ الْخَلْقِ يَتِمُّ مِنْ هَاتَيْنِ الْجِهَتَيْنِ وَجَعَلَ أَبْنَاءَهُ  
 الْكَامِلِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ خُلَفَاءَ بِالْخِلَافَةِ الْعُظْمَى  
 قَالَ غوث الأعظم رضى الله عنه فَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ صَاحِبٌ  
 يَهْتَدِي بِهِدَاهُ وَيَقِفُ أَثَرُهُ وَيَتَّبِعُ مَذْهَبَهُ وَيَهْدِي هَدْيَهُ  
 ثُمَّ يَخْلُفُهُ مَكَانَهُ وَيَقُومُ مَقَامَهُ كَمَا وَصَّى بَنِي عِمْرَانَ وَغُلَامَهُ  
 وَابْنَ أُخْتِهِ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْحَوَارِيَّيْنَ مَعَ عِيسَى  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَابْنَ بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِمَنْ  
 عِثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ وَ مَا زَالَتِ الْأَوْلِيَاءُ وَالصُّدُقَاتُ يَقُومْنَ  
 وَالْأَبْدَالُ كَذَلِكَ مِنْ بَيْنِ اسْتِخَارَةِ تَلْمِيزِهِ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَ  
 تَلْمِيزَةِ عَتَبَةَ بْنِ الْغَلَامِ وَسَرَى السَّقَطِيِّ وَغُلَامَهُ وَابْنَ أُخْتِهِ  
 أَبِي الْقَاسِمِ الْجَنْبِيذِيِّ وَغَيْرَهُمْ مَا يَطُولُ شَرْحُهُ فَأَمَّا شَرِيفُهُمُ الطَّرِيقِيُّ  
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَكْبَرُ لَاءُ عَلَيْهِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَيْهِ  
 فَلَا بُدَّ لِكُلِّ مُرِيدٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْخٍ انْتَهَى قَوْلُهُ وَلَا شَكَّ  
 فِيمَا مَرَّ مِنْ زَمَانِ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى زَمَانِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ  
 كَانَ تَرَمَانًا مِنَ النَّبُوَّةِ لِذَلِكَ سَمُّوا خُلَفَاءَهُ أَنْبِيَاءَهُ وَمَا يَمُرُّ

مِنْ زَمَانِ خَلْقِهِ النَّبِيِّينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَكُونُ زَمَانًا مِثْلَ  
 الْوَلَايَةِ لِذَلِكَ سَمُّوا خُلَفَاءَهُ شَيْئًا خَفِيًّا لَا تَأْتِيهِمْ أَسْمَاءُ النَّبِيِّينَ  
 وَالشَّيْخِ مَقُولٌ عَلَى مَنْ لَهُ فِي اسْتِعْدَادِهِ الْأَرْزَاقِ اقْتِصَادُ النَّبِيِّ  
 أَيْ دَعْوَةُ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ لِذَلِكَ لَا يُطْلَقُ اسْمُ الشَّيْخِ  
 إِلَّا عَلَى الْخُلَفَاءِ السَّامِعِينَ الَّذِينَ يَتَّبِعُهُمُ اتِّصَالًا بِسِلَاسٍ خَلْفَهُمْ  
 اتِّصَالًا صَحِيحًا لِسَنَدٍ لِيُجَازِيَ النَّبِيَّ الْحَاجَّ وَشَرْطُ الْأَسْنَادِ فِيهِمَا أَنْ يَكُونَ مِنَ الْحَقِيقَةِ  
 وَالْجَمَاعَةِ أَوْ الْفَرَادِ أَفَالِ الشَّيْخِ إِنْسَانٌ كَامِلٌ وَهُوَ بِصِفَاتِ الْأَنْبِيَاءِ شَامِلٌ  
 وَلَا غَيْبًا كَرَأْسِ الْكُوْنِ حَامِلٌ وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ عَلَى قَدَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّامِعِينَ  
 فَهُوَ كَالنَّبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَوَّلِينَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَيْ أَوْلِيَاءُ أُمَّتِي وَمَنْزِلَتُهُمْ وَدَرَجَتُهُمْ  
 وَأَقْدَامُهُمْ كَمَنْزِلَتِهِمْ وَدَرَجَتِهِمْ وَأَقْدَامُهُمْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ  
 عَلَى قَدَمِ نَبِيِّنَا وَرَسُولِنَا صَلَاحٌ فَهُوَ كَمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 بِالْأَنْبِيَاءِ يَقَالُ لَهُ فِي الْأَصْطِلَاحِ الْعَارِفِينَ مُحَمَّدُ الزَّمَانِ لِأَنَّهُ  
 هُوَ مظهرُ الْأَتَمِّ مِنْ مَظَاهِرِ الْحَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي رِجَالٌ مَنْزِلَتُهُمْ كَمَنْزِلَتِي يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ فَمَنْزِلَتُهُ وَدَرَجَتُهُ كَمَنْزِلَةِ نَبِيِّنَا وَدَرَجَةُ رَسُولِنَا وَسَيِّدِنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ظِلٌّ وَلَا يَكُونُ إِلَّا دُونَ خَلِيفَةٍ  
 عَنْهُمْ فِي أَيْ أَرْوَاحٍ كَانَتْ مِنْ زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ  
 تَقُومَ السَّاعَةُ لِأَنَّهُ هِيَ سُنَّةُ اللَّهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا  
 قَالَ غَوِثُ الثَّقَلَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلِيَتَحَقَّقَ بَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

أَجْرَى الْعَادَّةَ بَلَّان يَكُونُ فِي الْأَرْضِ شَيْخٌ وَمُرِيدٌ وَصَاحِبٌ  
وَمُطْمَئِنٌّ وَتَابِعٌ وَمَتَّبِعٌ مِنْ وَلَدِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ  
قَالَ النَّصِيرُ فِي رِيَاضِ الْقُدُسِ بَدَانِكَ دَرَمِيَانِ وَجُوبِ وَكُونِ كِه عبارت از  
ظاهر وجود و ظاهر علم است و مشعر از الهیت و عبودیت است یک حقیقت است که جامع  
هر دو مرتبه است و فیض مقدس بر او نشاء هر دو اوست در وجود خارجی و  
آن حقیقت انسان است و بر رُخ البرازخ نیز او را گویند و حقیقت آدم که هیچ الیهی نیست  
بِکَلَّتَ بَيْنَهُمَا بَرُوحٌ لَا يَتَغَيَّرَانِ نِزَ عِبَارَتِ از اوست فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ  
لَا أُغْنِي عَنْكَ اشَارَتِ بَاوُ وَكُلُّكَ لَمَّا أَظْهَرْتُكَ الرَّبُّ يَوْمَئِذٍ اِيْنَسَانِ است  
بِكَمَالَاتِ او که بے اوفیضان حق در خارج صورت نه بند زیرا که او هم صفات الهی را  
شامل است و هم اعتبارات کوئی را حاصل بالالهیات از الهیات مستفیض است و  
بگوئیات کوئی را مفیض و او خلیفه وجود مطلق است باعتبار مرتبه واحدیت نه مرتبه  
الوہیت پس باین اعتبار لفظ أَنَا الْحَقُّ وَتُبْحَانِي وَهَلْ فِي الدَّائِرَةِ  
غَيْرِي صورت کمال نبود بلکه قسمی را جامع و قسمی را تارک چه وجود مطلق چنانچه  
بکمالات الهی متجلی او همچنین بنقائص امکانیه متجلی و او نمونه صفات و افعال و شیون و  
اعتبارات بلکه جمیع مراتب الهیات و مدارج کیانیات است و علت غائی تمام موجودات  
و مظهرات اوست که بے او موجودی از موجودات و تعینات از تعینات غیباً و شهادتاً و  
بینهما صورت نه بند و بے توجه ایجاد و و سے عالمی از عوالم روحاً و مثلاً و مایهاتهما  
در وجود دنیا پدید مشعر

یک گل مقصود درین بوستان	چیده نشد بے مدد دوستان
دادنی تصرف او آنست که در جمیع تعینات من الموجودات و المظاهر محترک و سکن قبل از وجود خارجی و بعد از وجود خارجی غیر او نیست و شارح قصری میگوید چنانکه	

صاحب مقام محمود یعنی محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم می فرماید **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَرُوحِي** همچنین اگر کسی را دیده باشد و بینائی او بکل کمال یوم هو فی شان مکمل گردد که **وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا** عبارت از تجلی ذات و حقیقت اوست و او در هر مرتبه بناسب آن مراتب ظاهر و هویدا شده چنانکه در ارواح عین معانی و در عالم مثال عین مثال و در عالم اجسام عین اجسام مرکبه و لطیفه و در شهادت عین قوای فکریه و سمویه و در عناصر و طبایع عین حرارت و برودت و رطوبت و یبوست و در نشاء و غصه و خولش انسان کامل بجمع مراتب و قابلیت که قبل از ان داشت موجود و پیدایه گشته و آن عروج است روحانی و مثالی و شهادتی و نشاء انسانی **انتهی** قول پس فرمود کامل منظر این حقیقت را صوفی گویند چنانچه مخصوص گردانیده است حضرت سید الطائفة جنید رحمه الله علیه صوفیان را به هشت خصال تا علامت باشد مرشدان خست ایشان را در کمال **قَالَ الْقُصُوفُ مَبْنِي عَلَى ثَمَانِ خَصَالٍ** **الْشَّجَاءُ وَالزُّعَانُ وَالْقَبْرِ وَالْأَشَاءُ وَالْفَرِيَّةُ وَالْبَيْتُ الصُّوفُ وَالسِّيَاحَةُ وَالْفَقْرُ** اما **الْشَّجَاءُ** فلا براهم و اما **الزُّعَانُ** فلا شقاق و اما **الْقَبْرِ** فلا یصبر فلا یؤوب و اما **الْأَشَاءُ** فلا کبریا و اما **الْفَرِيَّةُ** فلیجی و اما **الْبَيْتُ الصُّوفُ** فلاموسی و اما **السِّيَاحَةُ** فلعیشی و اما **الْفَقْرُ** فلهی صلی الله علیه وآله وسلم و همین **انتهی** و این صفات انسان کامل است که بحمل امانت و جامعیت خلافت قابل است و شیخ اکمل و افضل ترین این افراد است که شمس حقیقت و شجره مراد است - **فمرو**

در بشر و پوش گشته آفتاب	ختم شد و الله اعلم بالقواب
-------------------------	----------------------------

جامی رحمه الله علیه در نهج الاثنس میگوید و اهل وصول بعد از انبیا صلوة الرحمن علیهم دو طائفه اند **أَوَّلُ** مشایخ صوفیه که بواسطه کمال متابعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مرتبه وصول یافته اند و بعد از ان در رجوع براس دعوت خلق بطریق متابعت ماذون و مامون شده اند و این کمالان مکمل اند که فضل و عنایت ازلی ایشان

بعد از استغراق در عین جمع و لیچ توحید از شکم ما ہی فنا بسا حل تفرقه و میدان بقا  
خلاصی و مناصی از زانی فرموده تا خلق را بنجات و درجات دلالت کنند اما طائفه دوم  
جماعت آنند که بعد از وصول بدرجه کمال حواله تکمیل و رجوع بخلق بایشان نرفت  
و غرقه بحر جمع گشتند و در شکم ما ہی فنا چنان ناچیز و مستهلک شده اند که از ایشان هرگز  
خبر و اثری با حل تفرقه و ناجیه بقا نرسد و در سلک سالکان قباب غیرت و  
قطان دیار حیرت انحراف یافتند و بعد از کمال وصول و ولایت تکمیل دیگران بایشان  
مفوض نگشت استی قولہ پس شیخ صوفی است مرد میدان صفایر که اَلصَّافِ صِفَةً  
الْأَقْبَابِ وَهُمْ شَمُوسٌ بِالْأَسْحَابِ یعنی صفا صفت احباب است آنکه از صفت خود  
فانی و بصفت دوست باقی است احوال شان چون آفتاب بلا سحاب نصف النهار  
آفتابی است که دست او دست خداست زیرا آنکه لیس الصَّفا من صفات البشر  
لَاَنَّ الْبَشَرَ مَدْرٌ وَالْمَدْرُ لَا يَخْلُو عَنِ الْكَدْرِ لَمْ وَلَهُ

ایک صفائے ز صفت بشر	ز آنکه بشر هست همه تن مدر
چون ز کدر نیست مدر را گذر	پس نبود صوفی صافی بشر

پس صوفی از خود فانی و بحق باقی رسته از طبیعت و پیوسته بحقیقت صاحب وصول است  
که بحصول مراد خود از مراد بے مراد است و از مراد و نامرادی آزاد است و متصوف که  
خود را بطریق مجاہدت بر معاملات ایشان درست کند صاحب اصول است که از روی  
جہد در کوائف طریقت متمکن و باستحکام تمام در لطائف آن ساکن بجلالات اینها شاد  
و بمجالات ایشان آباد است و متصوف برائے مال و منال و حفظ جاہ و جلال طلبا  
در ایشان بے خبر از حالات ایشان برائے دیگران چون سگان و بنظرشان چون گوسای  
صاحب فضول است که از جمله بازمانده و بدرگاه رسم استاده از وصل و اصل محجوب  
بے معنی و معیوب افتاد در دنیا ذلیل و دیش برباد است پس شیخ صوفی صاحب وصول

خلیفه رسول ابوالصفاء است و طالب متصوف صاحب اصول پاک از فضول ابن الصفا  
 و مژده متصوف سراسر فضول چون غول در قفا است پس شیوخ کاملان و مکملان اند  
 از طائفه صوفیان عام را خاص و خاص را اخص انخواص میگردد و اند عالم بمرتبت ایشان  
 قائم و فیضان حق بوجود با وجود اینان دالم می باشد هر که ایشان را یافت خدا را یافت  
 و هر که ایشان را شناخت خدا را شناخت ایشان نواب رسول مقبول اند و ابواب حصول  
 و حصول چنانچه تخصیص کرده است صاحب کشف المحجوب در صفت شیخ آتایان پوشانند  
 که مرید را مرقع پوشاند باید که مستقیم الحال باشد که از جمله فراز و نشیب طریق گذشته باشد  
 و ذوق احوال چشیده و مشرب اعمال یافته و قهر جلال و لطف جمال دیده و باید که مشرب  
 شود بر حال این مرید خود که وے اندر نهایت بکجا خواهد رسید از راجعان باشد یا  
 از واقفان یا از بالغان اگر داند که روزی ازین طریقت باز خواهد گشت بگوید تا ابتدا  
 نکند و اگر بایستد ویرا معالمت فرماید و اگر برسد او را پرورش دهد مشایخ این حدیث  
 طلیبان و لما اند چون طبیب بعلت بیمار جاہل بود بیمار را بطیب خود هلاک کند از آنچه  
 پرورش وے نداند و خطر گاه وے نشناسد و غذا و شربت او مخالف علت سازد  
 و رسول گفت صلی الله علیه و آله وسلم الشیخ فی قومہ کالبی فی ائمتہ پس اینها که  
 خلق را دعوت کردند بر بصیرت کردند و هر کس را بدرجه وے بداشتند شیخ را نیز دعوت  
 بر بصیرت باید کرد و هر کس را غذا وے او باید داد تا مراد و دعوت حاصل شود پس  
 می نویسد و نیز گفته اند پوشانند مرقعه را چندان سلطان باید اندر حقیقت و طریقت  
 که چون اندر بیگانه نگیرد بچشم شفقت آشنا گردد و چون جامه اندر عاصی پوشد از اولیا  
 گردد انتہی قوله پس در استعداد ازلی هر کس که اقتضای نبوت باشد یعنی دعوت خلق  
 و نشیب و فراز راه دیده باشد و بمقامات و درجات مشایخ رسیده و سبب جاهزت و  
 خلافت او از شیخ کامل و مکمل بصحت علی الاتصال تا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

ستند بود او بالاصالت شیخ است بر غیر او اطلاق لفظ شیخ و خلیفہ ہرگز جائز نیست  
فی المثنوی المعنوی

پیرایشانند کین عالم نبود پیش ازین تن عمر با بگذاشتند پیشتر از نقش جان پذیرفته اند	جان ایشان بود در دریای جود پیشتر از کشت بر برداشتند پیشتر از بحر در با سفت اند
<p>چنانچہ می گوید نصیر رحمۃ اللہ علیہ در اصل بیست و سوم کتاب ریاض القدس پیرانکہ ظہور بطون کہ مقتضای غنائے ذاتی و کمال اسمائی است بے وجود اسماء متحقق نگردد و وجود اسماء بغیر شہود آن ہر دو مرتبہ نہ ہمچنین نا آنکہ جمیع اسماء خداے تعالی بر دل سالک متجلی نگردد و خلیفہ و برترخ جامع و حد فاصل نمی توان گفت و نہ شاید کہ گفتہ اگرچہ فی الحقیقت هست اتمی قولہ کہ این حدے است کہ بشاخص صحیح السلسلہ جامع و مزدان طامعان مانع و در میان مشائخ شیخی می باشد کہ اورا وجود واحد گویند کہ بصفت انسان کامل باشد و بعینیت ذات و اصل قدم بقدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ آلاء الصلوٰۃ و السلام از علوی تا سفلی بنور فیضانش متملی ہر کہ دوستی او در دل دارد اگرچہ اورا نشاندہ معرفت منزل دارد و ہر کہ از و روے بگرداند در حرمان و خسران ابد بہمانہ نمودہ باشد نہاد وجود او را مقتنم و خدمتش از نعم الہی داند ملول و لہ</p>	
آمد شکل احمد در عیان خویش در عالم نظام بعالم مدار اوست	شیخ الشیوخ گشت محمد زمان خویش ہم نامی است و مہدی مہند بشان خویش
<p>الحق درین زمانہ کہ شیوخ عتقا آشیانہ شدہ اند شیخ مابصفت قدما است بلکہ اقدم آنها در تربیت مریدان بصفت ربوبیت رحمان و در بر و احسان چون مصطفیٰ رحمت عالمیان از وجود با جودش عالم و عالمیان سرمایہ نور بلعان فیضان ہدایتش جہان و جہانیان جلوہ طور زہے لطافت کہ از کمال ظہور بر جمال روے خود نقاب اختفا انداختہ</p>	

و نغمه تراست که شور و شغب را بر شاہر حال خود قباب ساخته نورے است نامحرو  
و ظہورے است محمد بن المجدد حقیقت در صورتش جلوہ گر و صورت با صورتش تابان تر  
جمله مشائخ تالیع ولایت احمدی و محمدی اند و او بنوع ہر دو۔ لمولہم

<p>اور دماغم پوسے آن یارے رسید نگاشت در ہر دو عالم جان فرست او ہا و من با و چون بو بگل مشت گشتم بے خبر در شوق او می رباید حسرت از ہر شے مرا ساقیا پر خیز در دہ جام را موسم عیش است لے ماہ تمام دیدن روے تو افطاریں است و از ہم از خویش و از بیگانہ آتشے در جان عشاق افکنم ساقیا در دہ مے ناہم کہ تا آن مے صافی کہ در تخم ازل ہر کہ زان مے قطرہ در میکشد جوش زن اندر خرابات عشق او شور در دیر و حرم بر بوے او دست و پا ہر یک بد و بر خود زدند قطرہ زان مے ولیکن کس نیافت ساقیا دور تو دور سرور می است</p>	<p>کہ از و این گلشن عالم دید نافہ از کشت کفر بہر ماست ظاہر و باطن گرفتہ جزو کل من ندانم پا و سرور ذوق او ما ریننا شینا الا ہو روا خاک بر سر کن غم ایام را جاء یوم العید قد تم الصیام بادہ پیامے بتو کار من است وہ دما دم آتشین پیماہ غلغلہ در انفس آفاق افکنم حال دل گویم بہ مستی بر ملا بود از ختم نبوت مقتضی او مذاق شرب احمدی چشد غلغلہ افکن سادات عشق او شیخ و مرغ حیران بجست و جو او تا بجام دل ازان ساغر کشند آفتاب لطف او بر کس نتافت احمدی القادر فی الصا بری است</p>
--	---



<p> عام بکشادی در میخانه را  شعله زد عشق تو اندر جان و تن  ریز بر خاکم از آن آب حیات  سیدی یا مرشدی مولا سئ ما  ساز و برگ ما توئی من زان تو  آن تو با جان من چون شیخ شہد  در آلت پر یکم گفتیم بے  من نمی دانم بجز تو ہو ہو  و جبر تو مارا موجب آمدہ  گر بہ بینم غیر تو من کافرم  لے سرم با دافدا سئ پاسے تو  نعمت مارا بس است این کہ توئی  قد شربت الراح کاسا بقا کاس  گرے اورو سے جانم تافتہ  ریختی مارا بچم خشم را بمن  آحمدی المشر بکم الذوق لی  از لطافت من لطافت یافتہ  تافتن با یافتن دارد نظام  چون نظام ملک را بود اودار  مصریان دارید عزیز اورا کہ او  حافظ است و صابر است و قادر است </p>	<p> تو بہر یک میسر ہی پیمانہ را  سو ختم من سو ختم اے ذوالمن  زندہ جاوید گرداند بذات  جز تو می بینم نہ در ارض و سما  عاشق خوے تو ام من آن تو  از دم صبح ازل پیشا ق عہد  تو بدمی در جان ما گفتیم ترا  کُلُّ شَیْءٍ کَاکِبٌ اِلَّا وَجْہُہُ  نذہبم و جہت و جہی زان شدہ  غیرت عشقت برد آن دم سرم  غرقہ ام در نعمت والا سئ تو  جملگیم تو شدی رفتہ دوی  کز فروغ عشق تا بہ عرش است انکاس  بو سے پیرا مان یوسف یافتہ  می تراود آنچہ می جوشد ز من  ہم محمدی اللطافت بالعلی  آفتابم بالطافت تافتہ  اے نظام الملتہ خیر الکرام  گشت مصر حق بہ یعقوب استوار  صورتا در ماہ کنعان شمس ہو  از اوقیت بہر کس رہبر است </p>
---	--

<p> جاری است این فیض و یسیتش مدام  آن اویسیت که با صابر و راست  قادر می الصابریم حافظی  رفته رفته تیز گشتم در کلام  مان مکن همیز و نرم لے خلیل  جا بدو اینتا لهندیرهم سبل  آن رسول حق امام قائم است  منزلت اورا کمتر کنی بخوان  برزخ جامع و جوب کون اوست  دست او دست نوال لافناست  عاشقان را یکده بکشا د او  فیض او عام است بهر خاص عام  از در میخانه می آید ندا  گر شود بخت تو یا ورا سے رفیق  بر در پیرمغان افکنده باش  سخوت کبر و غرور از سر بنه  ورنه محروم الابد باشی مدام </p>	<p> ورنه دارد ز پیران کرام  حفظه روز ازل از بهر ماست  حافظ چان من است در بخودی  تافت اسپ تیز گام از مالجام  منظر استاده است ابن السبیل  چیت فینا کم شدن پیش رسل  چون محمد هر زمان او دالم است  عین النان عالم النان بدان  راهها سے حق بطل عون اوست  زان لطافت با علی گفتن بجاست  سید هد در جاسے جام او صد سبو  عاشقان را بر در او اثر دهم  الصلا لے سے پرستان الصلا  غیر غیران رو بر اے این حقیق  رو سے خود با خاک در آکنده باش  گر بخواد جان و ایمانش بده  بر رسول آمد بلاغ والسلام </p>
--	---

قَدْ تَبَيَّنَ لَكَ أَيُّهَا الطَّالِبُ الصَّادِقُ حَقِيقَةُ الشَّيْخِ وَمَنْزِلَتُهُ وَدَرَجَتُهُ فَالْتَزِمْ  
خِدْمَتَهُ وَمَا زَمَنَهُ مَعَ الْحُبِّ وَالْإِخْلَاصِ لَعَلَّكَ تَكُونُ مِنَ الْخَاصِّ بِمَنْزِلَتِهِ  
لَا أَنَّهُ هُوَ خَلِيفَةُ ذَاتِ الْإِخْدِيدِ وَمُظَهَّرُ حَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالْبَرْزَخِ الْجَامِعِ بَيْنَ الْوُجُوهِ  
وَالْأَسْكَانِ عَيْنِ الْإِنْسَانِ فِي عَالَمِ الْإِنْسَانِ مُدَبِّرِ الْأَكْوَانِ حَافِظِ الْقُرْآنِ مُحَمَّدِ الزَّمَانِ

لطفه سبحانه علی فی الذہور ولی فی الامور و الله الامر مجتبعاً ليعمل ما يشاء ويحكم ما يريد وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

الآن اشرع في جوابات السؤالات العشرة هي عشرة كاملة من المباشرة بشرى لمن له قلب سليم وخسرى لمن يظن انا عليه زعيم والله المستعان وعليه التكلان -

**سوال اول** پير کے خلاف ہو کر مرید فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں -

**اجواب** بدان اسعدک الله تعالى روشن شدہ است بتو نہزت شیخ و در جہت بعد آب و تاب کہ او خلیفہ حق و مظهر وجود مطلق است چون آفتاب عالم تاب اشعہ نور ہدایتش آفاق گیر و لمعہ ظهور افادتش در عالم صغیر و کبیر رونق صدر خلافت علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل با دست و زینت سند و راشت اَلْعُلَمَاءُ وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ از دست اعلام رفعت شوکتش بمنطوق مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاعَ اللَّهَ بیاہ عظمت بلند افراتہ و استعلام توبت رتبش بو ثوق قُلْ اَتُكَلِّمُ مَعْجُونِ اللَّهِ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ كوس بنام محبت ہر در و مندان نواختہ ہر کہ طرح موافقت با و اندازد و نزد محبت بد و باز ذیمہ حصول بہ بارگاہ وصول زند راہ اطاعت و تبعیت او صراطی است مستقیم و محبت او مویبتہ است عظیم پیش او کالمیت فی یَدِ الْفَسْطَالِ باید بود و جان و مال نگہ و ناموس نثار تعالیٰ او باید نمود از کجدار و مریز او ملول شدن خود را بدست غول سپردن است و بخلان او گام زدن بدشت ضلالت مردن جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ می فرماید و یَحْذَرُ مُحَمَّدٌ كَفَّةً جَدًّا لِأَنَّ مُحَمَّدًا كَفَّةُ الشَّيْطَانِ قَاتِلٌ فِيهَا مِصْرَةٌ عَامَّةٌ فَلَا يَخْلِفُهُ بَصَرٌ وَلَا يَتَأَدَّبِلُ اَنْتَهی قوله لَان الشَّيْخَ اِنْسَانٌ كَارِلٌ وَالْاِنْسَانُ الْكَارِلُ مَنْ حَيْثُ هُوَ جَارِعٌ وَقَارِلٌ الْكَلَامَةُ وَاسْطَةُ الْفَيْضَانِ الْحَقِّ فَيَا خَذَهُ مِنَ الْحَقِّ بِجَهْتِهِ رَبُّوْهُ يَتَّبِعُهُ اِلَى الْخَلْقِ بِجَهْتِهِ عِبُوْهُ يَتَّبِعُهُ لَان فِي الْخِلَافَةِ مَنْ كَوْنٌ يَأْتِيَنِ الْبَهْتَيْنِ

ضروری و لا للحق الا جهته ربوبیة ولا للخلق الاجتهاد عبودیة فلا مجالسة بينهما  
 و بغیر الحیاة لا یکن ان فیض الحق الی الخلق و یتفیض الخلق من الحق  
 فلا بد من کون بینهما حقیقة کلیة جامعة لنسبتی الحق و العالم و بهی مرتبة  
 التو احدثت لتسمی بلسان القوم حقیقة الانسانیة و جعل لنا منظر اتماما  
 و هو انسان کامل و الانسان الكامل شیخ فاشیخ و واسطة بین الحق  
 و الخلق و خلیفه للذات و الابلاغ ما یطلبه الرب عایا لذلك قال الله تعالی  
 و ابغوا الیه الوسیلة و لا یجلی الحق علی العالم الا بواسطه ففی لفظ الشیخ  
 اعراض عنها و الاعراض انقطاع عن التواسطه فهو سم قاتل پس باید که  
 مرید در اطاعت و تبعیت او بکوشد و در عشق و محبت او بجوشد که شیخ طیبی است  
 و مرید سقیم در خلاف او خطرناک است و بیم زیرا که غرض از پیری و مریدی حصول  
 ولایت است که بغیر از و بقائده کنند و آن مشروط باطاعت است که به او  
 بمقصود نرسد و اطاعت به محبت راست نیاید زیرا که محب از محبت راست باز می  
 گراید پس محبت مخالفت نه و زرد و به ادب پیوندد چنانچه صاحب کشف المحجوب میفرماید  
 و شیخ سهیل بن عبد الله التستری گوید رحمه الله علیه المحبة من الحق الاطاعات  
 و مباينة الخصال محبت آنست که باطاعت محبوب دست در آغوش کنی  
 و از مخالفت و سے اعراض کنی از آنچه هرگاه که دوستی اندر دل قوی تر بود فرمان  
 دوست برد دست آسان تر بود انتهی قوله پس مخالفت بعداوت کشد و عداوت  
 بقطعیّت و از قطعیت در نقصان اشد و حزن ابد بماند لغو و بالله منها پس هرگز  
 مرید در مخالفت پیر فایده ندارد بلکه این خلاف ادا بار بار آرد سعدی راست  
 می فرماید فرد

خلاف پیر کسی ره گزید	که هرگز بمنزل نخواهد رسید
----------------------	---------------------------

## ملولفہ

غلاف پیر غلاف رسول حق گردد	مگر بہ تیغ زند سینه تاکہ شق گردد
ز سادہ لوحی خودی بردگمان حصول	قسم بحق کہ سیر و سیر درق گردد

**سوال دوم** جو مرید آپ کو عقیدہ ہمسریا برتر پیر سے جاسے اور حضور شیخ میں اُن افعال سے کہ جن سے اس کا جاہ و جلال پیدا ہو خوش ہو یہ عقیدہ اور یہ برتاؤ مستند ہے یا نہیں۔

**اجواب** عقیدہ مذکور خلاف جمہور شائع عقیدہ میں متاخرین است کہ شیعہ ذمہ اہل عجب متناہین و عجب و تکبر صفت مذموم و عجب ترا تہ با امام جوید ماموم حق غر و جل در باب تکبران مغروران ان الله لا يحب كل مختال فخور فرمود و جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ عجب کنندگان را تنبیہ نمود فان العجب یسقط العبد من عین اللہ و منشا عجب و تکبر از خودی و خود بینی است و خودی و خود بینی نزدیک صوفیہ رحمہم اللہ از سخت ترین حجابات بشریت بلکہ سبب شرک بجناب الوہیت است چنانچہ حضرت عبدالمقدوس گنگوہی قدس سرہ در مکتوب صد و ہشتم می فرماید اما مردان خدا بین در خدا بینی خود بینی روانہ دارند و در خود بینی همان شرک داند کہ شرک را بران راند لا جرم اسلام را با خود بینی اسلام ندارد و در گذاردن واحدے راست

## بلیت

اگر مرا کار بسجاده برآمد فیہا	در نہ اینک من و اینک بت و اینک نہا
-------------------------------	------------------------------------

عزیز من خود بینی حرام است و نہ در ویہج انتظام است چرا کہ این خود نیست چرا خود خود بیند کہ ہوسست ہو و جزا و نہ نکوست نکو خوش گفت بلیت

در ہر چہ نظر کردم غیر از تو نمی بینم	غیر از تو کسے باشد حق چہ مجال است این
--------------------------------------	---------------------------------------

عزیز من اگر این کون متحقق الوجود بودے چنانکہ اہل ظاہر گویند چرا خود بینی حرام

بودے و جان مردان دران نفوس دے بلیت

خون صدیقان ازین حسرت بریخت | آسمان بر فرق ایشان خاک میخت

انتہی قولہ چونکہ علیم الحکیم بعلم قدیم خود می دانست کہ انسان در منزل بشریت  
بمعرض اوام غیرتیت بنیاد خود بینی خواہد نهاد و در سوداے عجب و تکبر خواہد افتاد  
بد او اے او جز انصاف بعبودیت و غیر از فناء صفات بشریت نیست پس عبادت  
کہ صورتش تذلل و حقیقتش نیستی است فرض نمود در کلام قدیم خود فرمود  
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ الْمُرَادُ بِالرَّبِّ مِنَ الْأَسْمِ الْمُرْتَبِ الَّذِي  
هُوَ مُبْدِئُ الْيَقِينِ لِلْعَيْنِ الْخَارِجِ فَمَوْ لَا يُتَجَلَّى إِلَّا بِوَسْطَةِ الْمَظْهَرِ الْبَرْزَخِ الْجَامِعِ  
أَيُّ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَالتَّجَلَّى لَا يَكُونُ إِلَّا بِصُورَةٍ كَمَا تَجَلَّى حَقِيقَةُ الْمُحَمَّديَّةِ  
حِينَ ظَهَرَ الْأَدَمُ بِوَسْطَةِ الْحَقِيقَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ قَالَ الْجَامِعُ  
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي نَقْضِ التَّصَوُّصِ فَإِنَّ تَعَالَى لَا يُتَجَلَّى عَلَى الْعَالَمِ الَّذِي يُؤَيِّ الْأَوَّلِ بِوَسْطَةِ  
انتہی قولہ فالشیخ مظهر البرزخ الجامع و واسطۃ التجلی لعروج المرید و لما تحقق  
ان العروج متعلق بهذا التجلی والتجلی موقوف على فناء الصفات البشري و  
فناء الصفات البشري منحصر على الفناء في الشيخ فلا بد للمريد ان يفتني فيه ليعرج  
الى ربه لان اوصاف البشريته حائله بينه وبين ربه وارتفاعها فناء فالفناء  
حقيقۃ القبيۃ والعبديۃ صورته پس چون یقین بنیستی خود آید عبدیت را شاید  
در عبدیت الوہیت تجلی نماید و ترا از تو رباید آنگاہ دانی کہ عبد چیست و حق کیست  
بر نہائی این راہ و بار دادن تا بارگاہ انبیا را فرستاد و اولیا را بر سبزه را نشان  
جاسے داد تا بحق رسانند و ازین ورطہ رمانند ہمین است کہ درجہ تصدیق ایمان  
خدا و رسول بمرتبہ وصول در یک پلہ نہادہ اند و بہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ  
وَرَسُولِهِ نَدَا دَادہ یعنی لے مؤمنین موقنین بالکثرت ایمان آرید بر خدا و رسول او

بالوحدت کہ رسول خلیفہ اوست و خلیفہ در حکم مستخف عنہ می باشند پس قناد و بقا  
 بحق بود همچنین خلیفہ ماری رسول و خلفاء و خلفاء و اوقات قیامت مشرف باین شرافت  
 یافت ایشان یافت خداست حضرت شیخ الاسلام شیخ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ  
 فرمودہ است الی این چہ فضل است کہ بادوستان خود کردہ ہر کہ ایشان را جست  
 تر یافت و ہر کہ تر یافت ایشان را شناخت استہی قولہ و فنا و خودی بے عشق و  
 محبت محال و محبت بے انس محض قال سئل رُویم عن الربانی فقال ان  
 تشوخی من غیر اللہ حتی من نفسک لہذا حب شیخ فرض راہ است و موصول  
 بدگر گاہ اللہ بنا برین اہل طریقت فنا فی الشیخ را اصل محکم و اقرب الطریق قرار دادہ  
 و حصول فنا و وصول بقار آمد ابران نہادہ ہر کہ بقا دوست است شیخ را می جوید و  
 بخدمت اومی پوید جام محبت اومی نوشد و بقا و خودی کو شد کہ بے او ہرگز  
 بجام دل نرسد و رہ بمنزل نہ برد کما قال اللہ تعالیٰ فی السورۃ الکہف من یتد اللہ  
 فہو المتمد و من یفیل فلن یتجد لہ ولیا مرشد اھ چونکہ ہدایت موقوف بر وجدان  
 ولی مرشد است لہذا من لا شیخ لہ فشیخ شیطان و وارد است ہر کہ او را از دست دہد  
 و گردن بفرمان او نہند از رہ ہدایت دور است و در تیر ضلالت مہجور پس حب او  
 توشہ راہ گیرد و محبت او بجان و دل پذیرد تا از صفات خویش فانی و بذات شیخ  
 باقی گردی این فنا و بقا از قیود بشریت بر ماند و بمقام اطلاق کہ ولایت است برساند  
 گفتہ اند ان لا یبہی عبارۃ عن فنا و العبد فی الحق و بقا بہ ہر فالو لی ہو  
 الفانی فیہ و النبا فیہ بلکہ محققین و مجتہدین صوفیہ متفق اند کہ شیخ مرات جمال حق  
 و مظهر وجہ و مطلق است حق عزوجل از آیہ ید اللہ فوق ایدہم ہمارا ہ روشن کشد  
 و رسول صلعم بحدیث من رانی فقد رعی الحق خبر راست داد کہ برسا لکان طریق  
 ہدایت در صورت شیخ ذات حق ایشان ہادی تجلی میکند و دست او اگر رفتہ تا بدگر گاہ خود

می برد همین است که فرض است این عقیده عند الشیوخ طریقت و جاری خواهد ماند  
این سنت ایشان تا قیامت حضرت شیخ فرید الدین عطار هم فرمود طیت

مصطفی را حق بدان و حق به بین مصطفی حق بود رب العالمین

و نیز مولانا محمد اکرم صاحب در اقتباس الاوار بذیل ذکر حضرت شیخ احمد عبد الحق بر دو کوا  
قدس سره در معنی العلم حجاب الکبری فرمایند و دیگر معنی می آید که متصور بر شیخ را  
بعلم بشریت شیخ دانستن و سب غیر رسول و نبی همین حجاب اکبر است که سب راه و سب  
گشته چون این علم از میان برخاست و بشریت از نظر نهان و و سب را رسول بلکه  
حق دانست از حجاب اکبر نجات یافت انتهی قوله و نیز در لطائف اشرفی در تفسیر  
آداب حریز ذکر میکند حضرت قدوة الکبری فرمودند مرید را باید که مراد و سب بر شیخ  
بنود که مقصود کلی و سب جز و جزو شیخ چیز دیگر نه که حق تعالی متجلی بصورت شیخ است  
زیرا چه یبندی من یشاء و یفعل من یشاء صفت حق تعالی است شیخ در میان  
جز سبب بیش نیست رباعی

ناله رفیع تشنگی ز تشنگان آب کند / ناله رفیع کمال خفتگان خواب کند  
حاشا که کند غیر سبب کار سبب / لیکن ز پس پرده اسباب کند

حضرة قدوة الکبر ابار ما حضرت شیخ مظفر شمس بلخی را یاد میکردند و بهمت می را  
می ستودند می فرمودند که صد هزار آفرین برین مقوله و سب باد که گفته است حق تعالی  
در جلوه گاه فردوس چون بصورت شرف الدین جلوه نکند هرگز نه نیم مصرعه

فردوس چه کار آید گریار نباشد

تا که وجود شیخ را بتفرد مقصود معتقد نبود کار و سب از پیش نرود و کمال اخلاص  
به نسبت شیخ آنست که جز و سب همه نقصان است و سب اگر اینچنین کند نه نقصان آنست  
انتهی قوله و نیز چند مقوله در حال حضرت شیخ محمد صادق گنگوهری در اقتباس الاوار



نقل میکند چون مادر و پدر و سبب قدس ستره برین امر اطلاع یافتند گفتند که شیخ ابوسعید  
 پسر ما را از کار دنیا ضائع خواهد کرد ما با و سبب گوئیم تا شیخ محمد صادق را پیش خود آید  
 ندانم چو خود بیکار و معطل نگردد اند چون خبر به بندگی شیخ ابوسعید رسید شیخ محمد صادق  
 گفت که پدر و مادر تو چنین گویند اراده است چیست او گفت که بنده را با اختیار چه کار  
 اراده من آنست که حضرت پیر دستگیر بآن اشارت نمایند و من چیز ذات بابر کاتب  
 چیزه دیگر از دنیوی و آخر دی نمی خواهم سبحان الله چه قادر ذات شیخ ابوسعید  
 مراد را حاصل شده بود که فوق آن متصور نیست بلکه فاعل و سبب قدس ستره  
 در ذات پیر دستگیر بعینه مثل فاعل حضرت گنج شکر منقول است که فرموده اگر خداست تعالی  
 مراد روز قیامت جمال با کمال خود بصورت پیر من خواهد نمود خواه هم دید و الا  
 چشم بدان سوئی نخواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المشائخ فرمود که اگر فردا روز  
 یاز پیرس جمال حق در نظرم بصورت پیر من جلوه خواهد نمود خواه هم دید و الا روئی  
 از انجانب نخواهم گردانید مخفی نماید از اینجا معلوم می شود که رویت حق سبحانه تعالی  
 در روز قیامت مریدان صادق را بصورت پیر ایشان خواهد بود بلکه الحال مریدان  
 صادق را جمال با کمال حضرت رسالت پناه و حضرت حق تعالی در آینه صورت  
 جلوه گر است و نیز ازین بیان معلوم گشت که ساینکه نسبت بندگی بشیخ کامل و مکمل  
 پیدا کرده یا بعد پیدا کردن این نسبت بر اعتقاد شیخ خود ثابت ننماید اند در  
 هر دو جهان از رویت محروم اند من کان فی الیه اعمی فهو فی الآخره اعمی  
 در شان این چنین مردمان نازل گشته است قیاسی قولم پس بکتاب الله و حدیث رسول  
 و عمل پیران عظام ثابت و متحقق است که صورت شیخ را مظهر وجود مطلق دانستن  
 شریک خاص اهل اختصاص پیران طریقت و عارفان حقیقت بوده است  
 و تاقیاست خواهد بود بلکه از استعمال آن بجای رسیده اند که تشابه به پیر دارد

وخاص در طریقه قادریہ و چشتیہ پیران مالدین باب شریعی دیگر دارند و ذوق دیگر  
من ذائق ذائق پس این عقیده در مشرب عشاق فرض است و عند المشائخ  
سنت که دال است بر آن عمل پیران عظام و مشائخان کرام چنانچه پیدا است  
که شیوخ سلاسل و عرفا منازل در آداب پیر کتبها ساخته اند و اشاره و کنایت  
در بیان این مشرب پرداخته فی المثنوی المعنوی

شمس تبریزی که نور مطلق است	آفتاب است و ز انوار حق است
----------------------------	----------------------------

لہذا جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پیش پیران عظام منع فرمودہ اند از کلام  
و اظهار مناقب نفس نافرہام در غنیۃ الطالبین است و عن آداب المریدان لا یکن  
بین یدئہ شیخہ الا فی حاکیۃ الضرورۃ و ان لا یظہر شیئا من مناقب نفسہ  
بین یدئہ اشتیاقولہ مناقب محامدا گویند و محامداوصان و لغوت شخص است  
کہ از ان یہ شللیت یا بقوۃ بر شخص دیگر اعزاز و افتخار حاصل شود چونکہ در ان  
شائبہ تعلی و تفوق دید و آن بسوے انانیت میکشد منع فرمود تا رگالمیسی  
بحرکت نیاید و بدعوے آنا خیر منہ نگراید کہ انبساط بہامات و نشاط بہ ترات از  
لوازمات این صفات است اعراض از و اقبال بحق است شیخ کہ مظهر وجود مطلق است  
تا اورا قبلہ مراد نسازی و در بندگی او جان بازی ظاہر یا بہ مظهر نہ بینی و بہ مقام  
فی مقعد صدق عند ملک مقتدر نہ نشینی زیرا کہ بتجلی گاہ الوہیت عبودیت است  
و حقیقت عبودیت نیستی و فنا بر خودی است پس در فنا آنا چہ گنجائش دارد و جز  
بقرعونیت چہ بار آرد فضلا بران کہ با پیر ہم سری و برتری جوید و براہ خری پوید  
یہیج آبے بروے کار ندارد و بلکہ یہ قطعیت و محرومیت گمارد فی المثنوی

خس شاگردے کہ با استاد خویش	ہم سری آغاز دو آید بہ پیش
با کلام استاد و استاد جہان	پیش او یکسان ہوید او نہان

چشم او یَنظُرُ یَنُورُ اللہ شدہ

پردہ مانے جبل را خارق شدہ

پس عقیدہ ہمسری و برتری با پیر قطعاً ممنوع و مذموم است بلکہ در ہر مرید کہ شایستگی  
 این اعتقاد باشد از فیضان طریقت مقطوع و محروم اگر احياناً وقت عروج سیر  
 و طیر اسم مرتبی عین ثابۃ خود در حالت شکر از سالک کلمۃ تعالی سرزند یا توہم ہمسری  
 پیدا شود استعذار خواهد و استغفار نماید تا در امن ماند سالک ازین عقبات مہالک  
 در لطائف اشرفی است حضرت قدوۃ الکبریٰ فرمودند چون طالب صادق را  
 آفتاب طلب از مشرق دل سر برزند اہم دے را آنست کہ دامن یکے ازین دو  
 بزرگوار کہ سلوک پیش از جذبہ یا بعد از جذبہ ایشان کردہ باشند بگیرد و متابعت او  
 قولاً و فعلاً و حالاً از دل و جان پذیرد و در راہ سلوک اگر دے را وارد دے بلند یا  
 شکر دے از جہد پیش آید زینہار زینہار خود را محافظت باشد و البتہ سخن کہ از دے بوسے  
 اَنَانِیَّت و پیش دستی آید نگوید کہ بیشتر دے از سالکان راہ و عاکفان در گاہ باین مَر  
 از دولت وصول الہی و از قرب حصول نانتناہی فرود افتادہ اند چہر چند کہ سالک  
 قطع منازل راہ و رفیع مہالک مراحل بارگاہ کردہ باشد ہنوز محتاج بشیخ است  
 بلکہ یکے از دے است کہ ہرگز از زمینی خیزد تقریباً می فرمودند کہ در طبقات الصوفیہ  
 دیدہ ایم کہ روز دے شیخ مجد الدین بغدادی با جمعی از درویشان نشستہ بود سکرے  
 برو دے غالب شد گفت ما بیضہ بط بودیم بر کنار دریا و شیخ ماشیخ نجم الدین مرغی بود  
 بال تربیت بسر ما فرود آوردہ ما از بیضہ بیرون آمدیم ما چون بچہ بط بودیم در دریا ہم  
 و شیخ ما بر کنار بہانہ حضرت شیخ نجم الدین بنور کرامت آنرا دانست بر زبان ایشان گذشتہ  
 کہ در دریا ہمیراد انتہی قولہ پس گذشت انچہ گذشت برو لایت خوارزم و بر حضرت  
 شیخ مجد الدین بغدادی کہ ثمرہ این چنین گستاخیہا با حضرت شیخ باعث وبال جان  
 و خرابی عالمیان است چنانچہ مولانا روم می فرماید ہلیت

بلکه آتش در همه آفاق برد	بسیار ادب تنهانه خود را داشت بد
<p>و نیز قفسه دیگر در همان جا نقل میکند حضرت شیخ اصیل الدین سپید بازمی فرمودند که حضرت قدوة الکبرار امرید سے بود پیر علی نام از مرد هزاره در سلوک اشتغال داشت بیشتر سے از مقامات عالی و منزلات متعالی عبور کرده بود لیکن هنوز بسر حد اعیان ثابت خود نرسیده و انجام کار بنور الانوار نه انجا میرده روز سے به نسبت حضرت قدوة الکبرار تردد سے بنحاطر و سے رسید که موجب هبوط اعتقاد و سبب سقوط انقیاد او شد بعضی اداسے بے ادبانه نیز از و سے صادر آمده شخصی بسمع مبارک رسانیده که از پیر علی چنین امر سے شنید ظاهر آمده فرمودند که او ازین خانواده کریم و دودمان قدیم مردود است ازین دائره و سے را برانید بچنان بگردند استی قوله پس ازین واقعات و واردات پایة ثبوت پیوست که گاهی مریدین مصائب و مصائب مبتلا می گردند و مورد بلا می شود و باعث این ابتلا و اضلال جزین نیست که استعداد حضرت عیون ثابت بیرون نباشد از سه حال اول آنکه استعداد عین ثابت سالک جامع باشد و جمیع استعدادات عیون ثابت را و شامل باشد تمام صور علمیه ذات را چنانکه عین ثابت رسول الله صلعم و بعضی پیروان او و دانش مثل قطب ربانی محبوب سبحانی میران محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی و عاشق حق محو مطلق سبط اطهر و صابر اصبر حضرت سید محمد و غلام الدین علی احمد صابر کلیری حسنی الحسینی رضی الله عنهما و نیز بعضی دیگر کالمین رضی الله عنهم که مظهر اسم جامع باشند و هم آنکه عین ثابت سالک استعداد بعضی عیون ثابت را جامع باشد و بعضی را جامع نباشد سو هم آنکه بجز استعداد عین ثابت خود دیگر استعداد های عیون ثابت را جامع و شامل نبود پس چون سالک بعین ثانیة خود می رسد حسب استعداد جامعیت و غیر جامعیت بحالات واردات و تجلیات صور علمیه ذات مستفیض می شود اولاً سیر و طیر در اسم مرتبی عین ثابت خود</p>	

نماید و گاه باشد که در دیگر اسما هم میسر آید و ازان هم الی ماشاء الله بالترقی کند لیکن  
 منزلگاه و مقتر او همان اسم مرتبی عین ثابته او باشد پس بعضی سالکان بلند فطرت  
 وقت سیر و طیر فوق الاسما می بینند خود را بلند و دیگران را در منزل گاه ایشان فرود  
 گمان می برند و مغالطه می خورند که درجه ما بالاست و مقام اینان زیر غافل از آنکه  
 منزلگاه هر یک متعین با سماست و افضلیت به ترتیب اقداس است اسما و مبادی تعینات  
 و سیر و طیر لانهایت پس سرزد میگردد از ایشان کلمه تقوی و تعلی در حالت شکر که باعث  
 بهبوط از معارج و سبب سقوط از مدارج می شود چنانچه می فرمایند حضرت شیخ احمد بن محمد  
 در جواب عریفه شیخ حمید بنگالی پدراشد که بعضی از اغلاط صوفیه آنست که هر گاه  
 سالک در مقامات عروج خود را فوق دیگران که افضلیت آنها ثابت است و یقین  
 مقام این سالک دون مقامات آن بزرگوارانست می یابد بلکه اشتباه گاه است که  
 نسبت با انبیا واقع شود عیاذاً یا الله منشاء غلط جمعی را آنست که هر یک از انبیا و  
 اولیا را اولاً عروج تا بآن اسما است که مبادی تعینات وجود ایشان است و باین  
 عروج اسم ولایت بر او محقق می شود و ثانیاً عروج در آن اسما است و ازان اسما  
 الی ماشاء الله تعالی اما با وجود این عروج ما و اسے و منزل هر کدام ایشانان همان  
 اسم است که مبدء تعین وجود اوست لهذا در مقام عروج هر که ایشان را جوید اکثر  
 در همان اسما یا بد چه مکان طبعی این بزرگواران در مراتب عروج همان اسم است  
 و عروج و بهبوط ازان اسما بواسطه عروض عوارض است پس سالک بلند فطرت  
 چون سیر و طیر او از اسما بلند تر واقع شود لاجرم ازان اسما نیز بالاتر خواهد رفت و آن  
 تو هم پیدا خواهد کرد عیاذاً یا الله از آنکه آن تو هم یقین سابق را زائل گرداند و در  
 افضلیت انبیا و اولو کونیت اولیا اشتباه پیدا کرد این مقام از اقدم سالکان  
 است و آن وقت سالک نمیداند که آن اسما آنکه طبیعت عروجی ایشان است

واورانیز در آن جاے مکالمے طبعی هست که اذون آن اسماست و آنزل آنہا  
 بہ افضلیت ہر شخصے باعتبار اقدامیت اسم اوست کہ مبد و تعین او گشتہ بعضے  
 جماعتہ در وقت عروج چونکہ از اسمے کہ مبد و تعین برزخیہ کبرئے است بفقو گذشتہ اند  
 تو تہم کردہ کہ برزخیہ کبرئی حائل نماندہ است و از برزخیہ کبرئی رسالت پناہ مراد  
 داشتہ اند درین مقام شیخ بسطام می گوید لَوَا اِنِّیْ اَرْفَعُ مِنْ لَوَا عِ مُحَمَّدٌ اَزْ عَلَیْہِ سَکَرٌ  
 نِیْ دَانْدَہُ اَرْفَعِیَّتِ لَوَا عِ اَوَا زِ لَوَا عِ مُحَمَّدٌ نِیْسَ صَلَعم بَلْکَہُ اَزْ اَمُوذِجِ لَوَا عِ اَوَا سَ  
 عَلِیْہِ السَّلَامِ کہ در ضمن حقیقت اسم او مشہود گشتہ است و بہرین جواب از  
 فتوحات مکیہ ہمین حقیقت مسطور است انتہی قولہ لاحوالہ ثابت شد کہ این عقیدہ  
 قبیح و تو تہم و قبیح نسبت بہ سالکان دیگر ہم روا ندارند بلکہ باعتراف منزلت اقدام شمارند  
 چہ جائیکہ با مظهر وجود مطلق و صورت حق کہ شیخ مرید راست این گمان بر بند و مغالطہ  
 خورند لغو ذب اللہ منہا و موجب این مغالطہ خوری اخوی است کہ نسبت تحت و فوق  
 بشریت و حقیقت بجمع النور کہ وجود مطلق است نظر بصیرت را بمسکوات نمیدارد  
 لهذا ظاہرا بمظہر دومی انگار دفی المثنوی

تا تو می بینی عزیزان را بشہ	دانکہ میراث بلیس است این نظر
چون نہ فرزند بلیسی اے عنید	پس ترا میراث آن سگ چون رسید
لهذا چون از نظر مرید علم بشریت بر میر تفع گشت حق در حقیقت او جلوہ گر شود او ظاہرا بمظہر خود بیند پس ہرگز پیر خود را مقید فی الدرجہ و متعین فی المقام نخواہد دید اگر چہ یا بد او را در مقام اسم مبد و تعین وجود او زیرا کہ ہر درجہ و ہر مقام تجلی گاہ حق است ظاہر و تجلی می شود در ہر مظہر وجود خود و بری است از ہر درجہ و ہر مقام تَعَالٰی اللہ عَنْ ذٰلِکَ عَلُوًّا کَبِیْرًا فِی الْمَثْنٰوِی	
بجراحہ است و اندازہ بدان	شیخ و نور شیخ را بنود کران

کُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ وَجْهِ اللَّهِ قَنَاسٌ	پیش بجد هر چه مردود است و کاست
<p>با وجود این کمال و جمال که از حضرت ذی الجلال جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاصل بود اشاره و کنایه هم نسبت به پیر خود که تعلق و تفوق نفس مردود بلکه در غنیة الطالبین براسے شیخ بیست و آدابها رقم نموده اند و در باب آن تاکید شدید فرموده و غیر ممکن است که آنحضرت دیگران را تعلیم فرمایند و خود بران عمل نہ نمایند قال اللہ تعالیٰ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَبِذَا ضَلَّاتٍ عَنْ شَتَّى الْمَشَارِجِ وَكَرِهُتِمْ دِرْعِي مَرِيدَ خُودِ گوید که فلان مرید من از من بدرجہ فوق رفته است فضل و عطاسے شیخ است کہ از تعین بمرتبہ لا تعین و از حد بدرجہ بجد می رسانند مرید خود را و مرتبہ ذات میدہد و از نہ آنکہ فی الواقع چنین است در قول حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف المحجوب تصریح آن می فرماید روزی از ستری پرسیدند کہ بیچ مرید را درجہ بلند تر از پیر می باشد گفت بل بران این ظاہر است جنید را رحمۃ اللہ علیہ درجہ فوق درجہ من است و این قول از ان پیر بہ تواضع بود و آنچه گفت بہ بصیرت گفت اما کس را بتفوق خود دیدار نباشد کہ دیدار بہ تحت تعلق گیرد و قول و سے دلیل واضح است کہ بدید جنید را اندر فوق مرتبہ خود چون دید اگرچہ فوق دید تحت باشد و مشہور است کہ اندر حال حیات ستری رحمۃ اللہ علیہ مریدان مر جند را رحمۃ اللہ علیہ گفتند کہ شیخ با ما سخن گو تا دلما را راحت یابد و سے اجابت نکرد و گفت تا شیخ من بر جاعے است من سخن نگویم تا شب خفته بود مر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بخواب دید کہ گفت یا جنید مر خلق را سخن گو سے کہ کلام ترا خداوند تعالی سبب نجات عالمی گردانیدہ چون بیدار شد اندر دلش صورت گرفت کہ درجہ من از درجہ ستری اندر گذشت کہ مرا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر دعوت آمد چون بامداد بود ستری مرید سے را فرستاد کہ چون جنید سلام نماز بدہد او را بگو کہ بگفت مریدان مرا ایشان را سخن نگفتی و شفاعت</p>	

مشایخ بغداد نیز رو کردی و من پیغام فرستادم هم سخنی نگفتی اکنون بارسی پیغام برتری  
 علیه وآله وسلم فرمود فرمان اورا اجابت کن جنید رحمة الله علیه گفت آن پنداشت  
 از سر من بشد و دانستم که سهرمی اندر همه احوال مشرف ظاهر و باطن من است و درجه و  
 فوق درجه من که وسیع بر اسرار من مطلق است و من از روزگار و وسیع بخیر نزدیک آمدم  
 و استغفار کردم و از وسیع پرسیدم که تو بچه دانستی که پیغامبر اصلی الله علیه وآله وسلم  
 بخواب دیدم گفت من خداوند را بخواب دیدم که گفت رسول را فرستادم تا جنید را بگوید  
 که وعظ کند مرطوق را تا مراد اهل بغداد از وسیع حاصل شود اندرین حکایت دلیل واضح است  
 که پیران بهر صفت که باشند مشرف حال مریدان باشند استی قولیه پس ظاهر و  
 باهر است که درجه مریدان درجه پیر فوق نباشد سهری باو یا تعلی بر و چگونه صورت بند و  
 پس هر کسی که با پیر سهری و برتری جوید از اهل ضلال است و سزاوار قهر جلال مبرود و  
 احداست و مردود اید فی المثنوی

هر که گستاخی کند در راه دوست	به زن مردان شده نامرد دوست
هر که بجا کی کند اندر طریق	گرد و اندر وادی حسرت غریق

کافر الطریقت و محروم المعرفت این چنین کسان را گویند فی المثنوی

کیست کافر غافل از ایمان شیخ	کیست مرده بخیر از جان شیخ
-----------------------------	---------------------------

مولفه

زند به سهری و برتری مرید چو دم	دم وجود ز غدا که حق اوست عدم
جنید وقت بود یا که بایزید زمان	سبق بحق نبود ز آنکه زود دم است و قدم

سوال سوهم بلا بیعت و ارادت و بدون اخذ فیضان کوئی کسی کامرید  
 هوسکتا ہی یا نهین-

الجواب اعلم ان لا یصح الارادة الا بالبیعة والبیعة عهد علی يد الشیخ الکامل



وَالْعَارِفُ الْوَاصِلُ الَّذِي تَتَّصِلُ بِهِ سِلْسِلَةُ خَلْقِهِ اتِّصَالًا صَحِيحًا بِالْوَرَاثَةِ الْمُسْتَنَدَةِ  
إِلَى خُلَفَاءِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الْأَحْمَدِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَا بَيْعَةَ لَهُ فِي الْمَجَازِ لَنْ يَطْلُقَ بِهَذَا مَرِيدٌ  
فَلَا يَنْ وَهُوَ شَيْخُهُ وَلَا يُكْتَفَى مِنْهُ مَنْ أَسَى شَيْخٌ وَلَا يَسْتَحْصِلُ مِنْهُ خِرْقَةٌ وَطَاقِيَّةٌ  
پس صحت ارادت بے بیعت مربوط است و قید اخذ فیضان غیر مشروط و استناد جریان  
سلسله منحصر بشیخ خلافت علی الاتصال ورنه غیر معتبر و وبال در وبال لهذا کسے را مرید  
کسے گفتن بدون بیعت او و بشرط صحت خلافت شیخ او راست نبود اگر چه او را  
فیضان یا خرقه و طاقیه از کسے حاصل شود چنانچه فتوای جمہور است کہ مریدی  
عن المَشَايِخ بے بیعت غیر معتبر است و اما منظور در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکملہ  
می فرمودند بیعت درست نشود تا دست بدست شیخ نهد و او مقرض نراند و خرقه نیابد  
مقرض و خرقه از شرط لازمی نشمرده اند اما از استعمال آن بجاے رسیدہ اند کہ ترک او  
بیش کس نہ کردہ است چنانکہ نقل از حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری است کہ الْمُرِيدُ  
لَا يَكُونُ مُرِيدًا حَتَّى لَا يَأْخُذَهُ الشَّيْخُ شَعْرًا رَأْسِهِ وَمَرَادُ خِرْقَةٍ كَلَاهُ يَآ پَارِہ جَامِہ  
باشند تقریباً می فرمودند کہ حضرت شیخ احمد کسوبر شیخ نظام الدین ہم رفته طاقیہ التماس  
نمود ایشان دادند و بیعت نکردند چون حضرت شیخ نظام الدین ہم سفر آخرت کردند  
شیخ احمد بر حضرت شیخ نصیر الدین محمود آمد فرمودند ہمان بس است و جسے از صوفیان  
کہ در ملازمت بودند یکدیگر در بحث درآمدند کہ طاقیہ تبرک خواہد بود بے بیعت ارادت  
درست نمی شود حضرت ایشان در نتیجہ این مسئلہ شدند و با کابر دہلی استفسار کردند  
و بکتب مشائخ رجوع نمودند بعد نتیجہ و استفسار مشائخ و اطلاع بکتب و رسائل صوفیہ  
راسخ قرار بر آن یافتہ کہ بے بیعت ارادت درست نیست و این کلاہ تبرک خواہد بود انتہی  
قوله وَالْفَيْضَانُ الْأَوَّلِيُّ يُمْكِنُ أَنْ يَتَّبِعَ عَلَى صَاحِبِ الْأُسْتَعْدَادِ وَالْأَثَرِ لِی بَغِيرِ  
الْبَيْعَةِ الْمَجَازِي لَا كَلَمَةً نَادِرًا وَ النَّادِرُ كَالْمَعْدُومِ لَا اِعْتِبَارَ لَهُ فِي الْمَجَازِ عَنْ الْمَشَايِخِ

لَا جَزَاءَ السَّلَاسَةِ وَلَا يَكُونُ قُوَى إِلَّا عِتَابًا بَاطِنًا وَيَجْعَلُ الْمُتَقَبِّضُ بِمَنْزِلَةِ الْمَرْبِ  
 مَعْنَى لَأَنْ قَبْلَ حُصُولِ الْبَيْعَةِ وَالْخَلَافَةِ الصَّيْحَةِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ فِي الْجَزَاءِ أَوْ بِلَا سَطَرِ الْمَشَافِخِ فَيُفَرِّقُ لَنَا زَمَانًا لَا يُعْتَبَرُ إِلَّا وَلَيْسَ الْقُرْآنُ  
 فِي الدَّرَجَةِ الصَّحَابِيَّةِ لَوْ كَانَ مُتَقَبِّضًا مِنْ رُوحِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا لَمْ يَذْكُرْ صُحْبَتَهُ  
 وَبَعِيَّتَهُ عَجَازًا لَأَكُنَّ لَوْ يُوَحِّدُ الْفَصْلَ بِأَيِّ سِلْسِلَةٍ مِنَ الشُّيُوخِ الثَّقَاتِ عَلَى  
 طَرِيقِ الثَّوَالِي فَهُوَ مُعْتَبَرٌ حُصُولِ التَّقْوِيَةِ فِي هَذَا الطَّرِيقِ بِكثرة الثَّقَاتِ وَ  
 إِجْمَاعِهَا فَصَارَ كَالْجَزَاءِ فِي الْأَعْتَابِ لَمَوْلَاهُ

تو تا بدست کسی می دهی نه دست فقیر  
 اگر چه خرده و فیضان ترا شود حاصل  
 درستی که شودت نسبت مریدی ویر  
 تبرک است به نزد شیوخ جم غفیر

سوال چهارم مرید قابل جانشینی کس وقت میں ہوتا ہو اور استرحتاے برادران  
 طریقت جانشینی میں ضروری امر ہی یا نہیں۔

الجواب اعلم انہ من غایۃ المراتب الانسانیۃ ونہایت العروج الادیۃ  
 خلقت الالی و ہی مویہ عظمی و غایۃ قصوی لا یصل الالسان بہذہ الدرۃ  
 الا علی والمرتبۃ الاسنی الا بحض الفضل و ملازمتہ الفناء من صفات البشری  
 والبقا بذات الالی و من الفناء والبقا یحصل الرسوخ فی الکمالا لالتعبودیتہ  
 والربوبیتہ لآن ہذہ المرتبۃ جامعۃ من نسبتی الحق والکالم و برزخہ لاسعۃ  
 للاستغاثۃ والافاضۃ قال النجاشی ہم فی تقد النصوص ینزل فی فیض کونسب فان  
 علی نبی و وارثین الاولیاء مظهر حقیقۃ کلیمۃ من حقایق العالم والاسماء  
 انتہی قولہ فالمحمد علیہ السلاوۃ والسلام کان فانیاً من صفاتہ و یاقیباً  
 بذات اللہ و مظهر اتم لہ جمیع صفاتہ و اسمائہ و افعالہ و ہو خلیفۃ اللہ بالاصل  
 و کل خلیفۃ غیرہ من ذلک ادم علیہ السلام الی یوم القیامۃ خلافتہ بالقرع

اَسَ بِوَاسِطَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ كُنْتُ نَبِيًّا وَالْأَوَّلُ مِنْ بَيْنِ  
 الْمَاءِ وَالطِّينِ فَالْفَنَاءُ فِيهِ فَنَاءٌ فِي اللَّهِ وَالْبَقَاءُ بِهِ لِقَاءُ اللَّهِ وَالْفَنَاءُ لَا يَنْصُورُ  
 إِلَّا بِالْمَحَبَّةِ وَالْمَحَبَّةُ لَا يُوجَدُ إِلَّا بِالْإِطَاعَةِ فَطَاعَتُهُ إِطَاعَةُ اللَّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَاتَّبَاعُهُ فِي اتِّبَاعِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَرْحَمْكُمْ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَرَابَةٍ لَكُمْ  
 كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ لَتَأْتِيَ الْيُسُوفَ عَلَيْكُمْ الشَّجَاعَةُ لِيُخْرِجَكُم مِّنْهَا  
 فِي سَبْعَةِ آيَاتٍ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَكُفُّوا رَأْسَهُمْ لَئِكَ الْفَائِزُونَ فِي الشَّيْخِ فَإِنَّ  
 فِي اللَّهِ وَالْبَاقِي بِهِ بَاقٍ بِاللَّهِ لَا تَزَالُ الْوُجُودُ وَاحِدَةً فَلَمَّا حَصَلَ الْفَنَاءُ فِيهِ وَالْبَقَاءُ  
 بِهِ يَجْرِي عِيُونُ الْفَيْضَانِ مِنَ الْوَاهِبِ الْمَثَانِ إِلَى الْمُرِيدِ الْقَابِلِ حَيْثُ يَجْعَلُهُ  
 عَيْنًا بِعَيْنِي الشَّيْخِ الْكَامِلِ مِنْ هَذَا الْفَنَاءِ يَصِلُ إِلَى مَقَامِ رِضَاءِ اللَّهِ وَيَدْخُلُ  
 فِي أَسْمَائِهِ وَيَصِيرُ خَلِيفَتَهُ الْأَكْمَلُ وَصِدْقُهُ الْأَفْضَلُ كَمَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ خَلِيفَتَهُ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَدِيقًا وَالْعِمْرُ وَالْعُثْمَانُ وَالْعَلِيُّ أَيْضًا فِي حُكْمِهِ وَكَهَذَا كَمُلُ  
 مِنَ الصَّحَابَةِ خَلَفَاءُ كَحَسْبِ اتِّبَاعِهِ وَاجَازَتِهِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 يَا أَيُّهَا أَقْدَرُكُمْ أَهْتَدَيْتُمْ وَتَزَلُ فِي شَانِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَئِنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِحُكْمِ الْخَلِيفَةِ كَمَا لَمْ يَخْلُفْ عَنْهُ فَحَبَّةُ حَبِّ اللَّهِ مِنْ أَحَبِّهِ أَحَبُّ اللَّهِ لَهُ  
 وَرَضِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَهَذَا كُلُّ فِعْلٍ عَلَى حَبِّ الرَّسُولِ مَحْبُوبٌ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ خَلَّ اللَّهُ  
 ذِكْرَ رِضَائِهِ عَلَى رِضَائِهِ الصَّحَابَةِ لَا يَنْفَكُ عَنْهُمْ يُقَدِّمُونَ رِضَاءَهُ عَلَى رِضَائِهِمْ فَانْعَمَ اللَّهُ  
 عَلَيْهِمْ بِتَقْدِيرِهِمْ رِضَاءَهُ لِيُظْهِرَ عَلَيْهِمْ فَضْلَهُ بِأَكْرَامِهِ وَهُوَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ لَئِنْ كَانُوا  
 كَانُوا الْعَاقِبَةُ وَكَرَمِينَ الْجَنَّةِ وَرَضُوهُ عَنْهُ رَضُوا بِاللَّهِ بِحَسَنَةِ وَهُوَ أَنْ يُرْسِلَ  
 عَلَيْهِمْ نَبِيًّا وَخَلِيفَةً مُّتَّصِفًا بِالْأَوْصَافِ الرَّبُّوبِيَّةِ وَالْإِخْلَاقِ الْإِلَهِيَّةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

على أي الخليفة  
 الذي بلغ  
 خلافة الإمام  
 من شيوخ الزمان  
 قام مقام  
 الصديقين

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ  
 وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ لَهُ قُضِيََتْ أَنْ كَمَالَ قَابِلٍ لِلْإِلهِيَّةِ الْخَلِيقَةِ وَحُسْنِ  
 أَخْلَاقِهِ يُؤْتِيهِمْ مِنْ تَرَاثِيهِ الْمُسْتَحْلَفِ عَنْهُ وَقَوْمِهِمْ كَمَا وَجَدَ مِنْ تَرَاثِيهِ الْحَقِّ وَ  
 الصَّحَابَةِ الرَّحْمَةِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَكَ شَرُطَتْ خِلَافَةُ الْكِبَرِ بِالْأَخْلَاقِ الْمَحْمُودِ  
 وَالْفَنَاءِ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَكَانُوا خُلَفَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَاحُكُمْ مُتَّصِفًا بِهَذَا الْأَوْصَافِ لَكَ  
 كَانَ حُكْمُهُمْ كَحُكْمِهِ عَلَى حَيْثُ الْإِيمَانِ وَالْفَنَاءِ فِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يَخْلُقُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا مُحَمَّدًا وَلِلَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَحْمٌ لَحْمِي وَدَمٌ  
 دَمِي وَرُوحٌ رُوحِي وَإِنَّمَا أَمْرٌ لِتَابِعِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَنُشِئَتْ خُلَفَاءُ الرَّاشِدِينَ  
 فَكُلُّهُمْ مَجْبُودُونَ قَوْلُهُمْ وَفِعْلُهُمْ مَقْبُولٌ وَمَطْلُوبٌ وَرِسْمُهُمْ وَوَسْمُهُمْ مَرْغُوبٌ وَمُحِبُّونَ  
 وَخُلَفَاءُ خُلَفَائِهِمْ كَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي حُكْمِهِ عَلَى مَرِيدِهِمْ فَالْشَّيْخُ الْكَامِلُ كَالْمُحَمَّدِ فِي زَمَانِهِ  
 بِالْإِنْبَاءِ وَالْبَيْنَةِ الَّتِي حَصَلَتْ مِنْ سُلْسِلَةِ الْفَنَاءِ الْأَتَمِّ فِيهِ وَكُلُّ مَا نَزَلَ فِي شَأْنِ  
 النَّبِيِّ صَلَاحُكُمْ فِي الْكِتَابِ الْمُبِينِ مِنْ غَيْرِ خُصُوصِيَّةٍ يُضَدُّ عَنْهُ لَانَّهُ هُوَ بَيَانُ  
 مَرَاتِبِ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَهُوَ نَائِبُهُ وَوَارِثُهُ وَالتَّارِثُ كَالْمُنْتَبِ قَالَ الْأَمَامُ الْمُهَلَّمُ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْمَرَاتِبِ الْعَارِفِينَ وَأَمَّا الْكِتَابُ الَّذِي  
 أُنْزِلَ عَلَى الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَهُوَ بَيَانُ الْمَرَاتِبِ الْكَلْبِيَّةِ الْمُجْمَلِيَّةِ وَالْتَفْصِيلِيَّةِ الْيُحْيِيَّةِ  
 الْإِنْسَانِيَّةِ فَهُوَ بَيَانُ كِتَابِ الْإِنْسَانِ وَمَرَاتِبِهِ وَجَمْعِيَّتِهِ وَمَرْتَبَةِ جَمْعِيَّتِهِ وَقَدْ فَصَّلَ  
 مَرَاتِبَ تَفْصِيلِهِمْ لَانَّهُ تَبَيَّنَ تَصَرُّفَاتُ مَقَامَاتِهِمْ وَمَرَاتِبِهِمْ وَأَطْوَارُهُ وَأَدْوَارُهُ وَذَوَاتُهُ  
 وَصِفَاتُهُ وَأَفْعَالُهُ لَانَّهُ يَحْكِي عَنْ الذَّاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَالْأَفْعَالِ وَعَنْ  
 الْعَوَالِمِ وَمَرَاتِبِ أَهْلِهَا وَأَحْوَالِ الْعَالَمِ وَأَهْلِهَا فِي كُلِّ مَوْطِنٍ مِنَ الْمَوَاطِنِ وَعَنْ  
 أَجْزَائِهِمْ وَأَهْلِهَا أَجْمَالًا وَتَفْصِيلًا وَهَذِهِ تَفْصِيلُ مَرَاتِبِ الْإِنْسَانِ وَهُوَ مُجْمَعٌ  
 جَمْعِيَّتُهُ قُضِيََتْ أَنْ هَذَا الْكِتَابُ مُخَرَّجٌ مِنَ الْإِنْسَانِ وَمُبَيِّنٌ مَرَاتِبِ الْكَلْبِيَّةِ وَالْجَمْعِيَّةِ

انتهى قوله لذلك لا يبلغ المرید علی درجة الخلافة الا تم حتى لا يصير بين يدي  
 الشيخ كالميت في يدي الغسال ومتصفاً بالاوصاف الربوبية كما لمحمد صاحب  
 الجلال والجمال لان الخلافة رياسته ومارتها في القوم والرياسة للخدمة بالاوصاف  
 الربوبية لاحظ النفس بالاهوية كما قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ربي عشم  
 القوم خادماً فالخلافة منصب من الحق مع الخدمة للخلق بمعنى الولاية بكسر  
 الواو فهي قسمة خلافة منصب الحكومة وخلافة منصب الارشاد والثاني  
 منقسم لقسمين أحدهما مشروط بالاستئذان ان كان القوم موجوداً في الخارج  
 وثانيهما غير مشروط به ان لم يكونوا موجودين في الخارج وهي موقوفة في وجودها  
 على واسطة جارية لا وصال الحق والعالم في الاستعداد الانساني وفي ظهورها  
 على الانسان الكامل الذي هو متجلى باخلاق الله ومتجلى عن اوصاف البشر  
 فاستحقاق الانسان بالخلافة الكبرى لا محل قابلية في الصفات المتقابلة وآتم  
 مظهرية للاسماء والاهوية الفا على فمن تخلق بالاخلاق الالهوية وكلف  
 باللطافة المحمدية وصار قانياً في الشيخ وباقياً به بعينيه ومقبولاً لخلقه  
 فهو الحق ان يكون خليفة الله على عباده لان وضع الخلافة والامارة على قوم  
 لا يتصور الا لافاضته وتاديبه وتهذيبه فيقتضي عدل الربوبية ان يجعل للقوم اميراً  
 وخليفة اكمل منهم في الاخلاق الربوبية ومظهراً لهم بالاستعداد العلمية والعملية  
 ومقبولاً فيهم بالرضا المروضية لئلا يلزم الظلم بذات الحق تعالى شأنه كما قال الله  
 تعالى وما انا بظلام للعبيد والامام وجه التخصيص لخلافة فلذه الخلافة مشروطاً  
 بالاسترضاء كما على الرب في خلافة الادم ضمناً وشارة بذلك اذ قال ربك  
 انسلنا نكبة اتي جاعل في الارض خليفة قلوا انجعل فيها من يفسد فيها ويفسك  
 الدماء قل فاستجبوا انه مفسد ومفسك وهذا من الصفات الربوبية لا يكون

سید

الْخَلِيفَةُ إِلَّا بِالْأَخْلَاقِ الْفَضَائِلِ كَلَيْفَتُ سُبْحَلُ خَلِيفَةٍ وَكَأَنَّا غَائِلِينَ عَنْ أَكْهَلِ  
الْأَفْرَادِ مِنْ دُرِّيَّةٍ فِي الْمَشْنُوعِ

مشورت میرفت در ایجاد خلق	جان شان در بحر قدرت تا بخلق
چون ملائک مانع آن می شدند	بر ملائک خفیه ضبک می زدند

وَمِنْ لَيْسَ بِمُحَرِّكٍ وَتَقْدَرُ مِنْ لَكَّ هُ فَاسْتَطَعُوا الْخِلَافَةَ بِأَهْلِيهَا رَفَضًا عَلَيْهِمْ مِنْ  
التَّقْدِيرِ وَالْشَّيْخِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَكْهَلَ الْأَفْرَادِ مِنَ الْإِنْسَانِ مُسْتَحَقٌّ لِلْخِلَافَةِ  
بِجَامِعِيَّتِهِ بِالْأَخْلَاقِ الْأَلْوَبِيَّةِ وَالْعَبُودِيَّةِ وَمُظْهَرِيَّتِهِ بِالْأَوْصَافِ الرَّبُّوبِيَّةِ وَ  
الْمَرْبُوبِيَّةِ لَكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ إِبْنِي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ هُ أَسْ أَعْلَمُ  
بِجَامِعِيَّتِهِ وَمُظْهَرِيَّتِهِ وَقَابِلِيَّتِهِ لِمَنْصَبِ الْخِلَافَةِ فَشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ  
كَمَالَ قَابِلِيَّتِهِ الْخَلِيفَةِ بِصِفَةِ الْعِلْمِ لِيَكُونَ نَجْمَةً لِلْإِزَامِ لَهُمْ لَا كَمَا هُوَ أَقْدَمُ مِنْ  
صِفَاتِ الْإِلَهِي وَأَجْمَعُهَا وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا هُ أَسْ سَجَّى الرَّبُّ عَلَيْهِ بِالْخَلِيفَةِ  
الْعِلْمِيَّةِ حَسَبَ مُظْهَرِيَّتِهِ وَجَامِعِيَّتِهِ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ هُ أَسْ فِي دَعْوَى الْخِلَافَةِ قَالُوا اسْمُكَ لَا نَعْلَمُ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْنَا  
أَنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ هُ لَمْ يَظْهَرْ عَجْزُهُمْ وَضَاقَ الْعَرْضُ عَلَيْهِمْ فَأَعْتَرَفُوا  
بِقُصُورِ فِهْمِهِمْ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ هُ أَسْ أَمَرَ اللَّهُ لَظْهَرِ الْأَسْمَاءِ  
نَا فِي الْمَجَازِ لِيُظْهِرَ اسْتِحْقَاقَهُ بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ظَهَرَ الْإِسْتِحْقَاقُ  
لِآدَمَ وَالْإِزَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ لَكَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِبْنِي أَعْلَمُ غَيْبِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ هُ فَأَتَمَّ النُّجْمَةَ عَلَى  
عِزِّهِمْ حِينَ اثْبَاتِ الدَّعْوَى وَأَظْهَرَ عَلَيْهِمْ اسْتِحْقَاقَ الْخِلَافَةِ لِلْآدَمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لِيَرْضَوْا عَلَى خِلَافَتِهِ لِهَذَا أَمَرَهُمْ بِالسُّجُودِ لِيُوضَّحَ رِضَاُهُمْ بِفِعْلِ الْإِطَاعَةِ  
إِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا أَسْ رَضُوا عَلَى خِلَافَةِ الْآدَمِ لِأَنَّ السُّجُودَ

دلیل علی رضا هم لقبول الخلیفه مقام المستخلف عنه فثبت بالدلیل القاطع والبرهان  
 الشاطع انما الخلیفه اسی جانشین لا یكون قائماً بمقام الشیخ بعده حتی لا یكون القوم  
 راضیاً به کما کان راضیاً للمستخلف عنه وایضاً یظهر هذا لاسترضاء من حدیث  
 عائشة رضی الله عنها وعن عائشة بنت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم  
 فی مرضه اُدْعِ اِلَیَّ اَبَا بَكْرٍ اَبَا بَكْرٍ وَ اَخَاکَ حَتَّى اُکْتُبَ بِکَ فَاِنِیْ اَخَافُ اَنْ یُجِئَنِیْ  
 مُتَمَتِّعٌ وَ یَقُولُ قَائِلٌ اَنَا وَ لَا وَ یَا بَنِیَ اللهِ وَ الْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رواه مسلم  
 چونکه رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم خود را از میان برداشته بر خود حکم حقیقت  
 گرفته بود در اقامت خلافت صدیق رضی الله عنه ذکر انکار رضا مندی خداوند  
 بر غیر او نمود پس چنانکه رضا مندی خدا در جانشینی از اہم ترین مقامات اہل تکمیل است  
 همچنین رضا مندی مؤمنین از ضروریات مقاصد دین اکنون ثابت و متحقق شد کہ  
 جانشینی بے استرضاء شیخ و برادران طریقت ہرگز صورت نہ بند و زیر کہ حقیقت این  
 استرضاء رضا مندی شیخ است و مجاز او رضا مندی برادران طریقت پس تا مجاز  
 قائم نشود کمال حقیقت در و ظهور نکند و قائم شدن این مجاز موقوف بر تبدیل اخلاق  
 و تزکیہ و فاق جانشین است و این مقصود حاصل نگردد تا جانشین از کہ در مرتبت  
 صفائی نشود و صفاء بشریت بے کمال عبدیت ممکن نیست کہ رضا مندر اوست و  
 کمال عبدیت منحصر بفا است و فقا مشروط بہ محبت و محبت منوط با خلاص و تحقق  
 و وجود خلاص کمال بے اطاعت و خدمت محال زیرا کہ خدمت و اطاعت شاہد  
 رضا بندہ است بہ بندگی او در کشف المحجوب است ابراہیم شیبانی گوید رضی الله عنه  
 عَلِمَ الْفَنَاءَ وَ الْبَقَاءَ یَدُورُ عَلَی الْاَخْلَاصِ وَ الْوَحْدَانِیَّةِ وَ صَحَّةِ الْعُبُودِیَّةِ وَ  
 مَا کَانَ غَیْرَ هَذَا فَهُوَ الْمَخَالِیطُ وَ الزَّندَقَةُ قَاعِدَةٌ عَلِمَ فَنَاءَ بَقَاءِ خُلَاصٍ وَ هَذَا  
 است یعنی بندہ بوحدا نیست حق مقرر آید خود را مغلوب و مقهور حق بیند و مغلوب

فانی بود اندر غلبه غالب و چون قنابر و سدرست گردد بجز خود اقرار کند و بجز بندگی  
چاره نه بیند و چنگ اندر حلقه رضا زند انتهی قوله پس بے حصول عبیت و فنا  
و بے وصول مرتبه رضا هر که چون ابلیس بعجب فروغ و مدارات خویش متناسخ خلافت  
کند و باستان لالات ظاهری و باطنی پیش آید طمانچه رز بر کله خود خور و جوگریش  
آید بین آدم که در دریای نداشت و عجز بندگی غوطه خورد گوهر مقصود برد تاج خلافت  
بر سر آدم نهاد و طوق لعنت در گردن ابلیس افتاد این مروه و ابد شد و آن مقبول  
همی است همیشه چو می نمایند و چو می کشایند با آنکه نوبت اقتدار و افتخار او بر سر بازار  
زنده چه کردند و آنرا که تازیانه آذینها بعبیدی بصد رسوائی و آزار زدند چه کردند بنده را بندگی  
باید و شرمندگی خدائی و کبریا یی سزاوار خداوند عالم راست هر که هوس او کند ابلیس شود  
زینهار زینهار بنده کی گیرد و افکندگی تا ترا بزدارند و بردوش کنند چشم عبت و اکن و خیرت را  
پیشوا که پیشوایان دین و رہنمایان عارفین چه کرده اند و چو می کنند شمع

خواجهگان این بند گیسوا کرده اند

تا گمان آید که ایشان بنده اند

پس هر که بحال اخلاص خود را در خدمت و بندگی شیخ اندازد و در رضا جوئی و اشعار  
خود سازد و آفتاب عنایت بتابد و تجلی حق در مراست شیخ بیابد جان و مال در محبت شیخ  
قربان کند و سر تسلیم و رضا فرمان او بند آنگاه فدا دست دهد از فنا کمال عبیت  
حاصل شود و بر رضا شیخ و اصل اخوان طریقت که آیات شیخ اند و مرایای او  
در همه شیخ را پاد کمر بسته بخدمت ایشان شتابد قال غوث الثقلین رضی الله عنه  
فی الخفیة اما الصبیحة مع الاخوان فی الاثیر و الفتوة و الصفح عنهم و القیام  
معههم بشرط الخدمة لا یرى لنفسه علی احد حقاً و لا یطالب احد بحق یرى  
بکل احد علی حقاً و لا یقصر فی القیام بحکم انتهی قوله پس ذات حق بصفای  
خود بصورت شیخ در و تجلی کند از آن تجلی عینیت شیخ دست دهد و آن عینیت شیخ



بِعلم و حکمت شایسته گرداند و با خلاق ربوبیت بالستہ چون اخوان طریقت اور ان  
تخصیص باوصاف شیخ داند نقش محبت او در دل نشانند آنگاہ برضامندی برادران  
طریقت ممتاز شود و بہ بشارت غایت کمالات انسانی و نہایت مراتب سبحانی کہ  
خلافت جانشینی است سرفراز گردد تا بعد شیخ مقبول ہمہ آید و جانشینی را شاید چنانچہ  
پیدا است از اشارہ حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ در وقت اخیر فرمود  
محمد پارسا عین بہاء الدین شدہ پس ہر کہ یافت از خدمت یافت خدمت نرد بان  
مدارج ربوبیت و معارج الوہیت است بلے اور ضامنے شیخ و اخوان طریقت بدست  
نیاید و بلے رضامندی ایشان جانشینی را نشاید فی المثنوی المعنوی

ہر کہ خدمت کرد او محروم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد
----------------------------	------------------------------

و نیز رویہ سلف و طریقہ خلف برین بودہ است ہر خلیفہ کہ بسعادت خدمت خلق  
آراستہ و تحمل ایذا سے ایشان پیراستہ می شد اور اخلافت جانشینی میدادند و سرپرست  
و سرور خلق میکردند چنانچہ در حالات حضرت سلطان نظام الدین محبوب الہی و حضرت  
نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سترہما از کتب تواریخ ہمین طریقہ ثبوت می شود  
و نیز در اکثر طبقات صوفیہ ہمین روش رواج یافتہ است پس استر ضامنے برادران طریقت  
ضروری است کہ بلے او اسلوبے ممکن نیست لمؤلفہ رباعی

بعبیت شوی قابل محبت شیخ خود بگزین	رضوا عنہ و چون شد کامل رضی اللہ عنہم بن
ہمہ آیات او میدان تو اخوان طریقت را	بکن حاصل رضامندی بعدش جا و نشین

سوال چہم مرید قابل فیضان پیر یا پیران سلسلہ بلا محبت و اخلاص پیر کے  
ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب اعلم انہ فی ہذا السؤال یبحث عن قابلیۃ المرید و فیضان الشیخ۔  
فالقابلیۃ فی الاصطلاح ما تصدق لقبول الشیخ و المقصود من الصلاۃ جلیۃ ہنہنا  
الذکرۃ فی ما تصدق



لَا عِتْبَارَ لِمَا فِي مَقَامِ الْمَحَبَّةِ لِأَنَّ الْمُرِيدَ فِي دَرَجَةِ الْمَوْذُودَةِ كَالطُّفْلِ لَا يَكُونُ بِالْعِلْمِ  
 حَتَّى لَا يَبْلُغَ إِلَى حُبِّ التَّامِّ فَإِذَا بَلَغَ بِدَرَجَةِ الْحُبِّ صَارَ قَابِلًا لِنُظُورِ سُلْطَانِ الْعَشْقِ  
 وَصَالِحًا لِحَضُورِهِ فَيُحْيِي سُلْطَانُ الْعَشْقِ مَعَ الْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ فِي دَارِ السُّكُونِ  
 النَّفْسَ حَيْثُ يَقْلَعُ أَمَّا يَتَنَبَّهَ وَيُفْتَحُ فَرَعُ نَيْتِهِمَا وَيَحْرُقُ قَمَارَ قَهْرِيَّتِهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَشْجَةِ هَ لَئِنْ الْعَشْقُ نَارِي الْقُلُوبِ  
 تَحْرُقُ مَا سِوَى الْمَحْبُوبِ وَيُقْسِدُ مَا بَغَيْرَتِهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْمُلُوكَ  
 إِذَا وَخَلُّوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا الْأَعْرَافَ أَهْلِيهَا أَذَلِكَ هَ فَلَمَّا دَخَلَ فِيهَا الْعَشْقُ  
 حَيْثُ جَعَلَ النَّفْسَ ذَلِيلًا وَابْهَوِيَّتَهَا تَبْدِيلًا وَغَلَبَ عَلَيْهَا لِسْطَوْتُهُ وَقَامَ فِيهَا  
 لِقَوَّتُهُ حَتَّى صَارَ النَّفْسُ مَغْلُوبًا مِنْهُ وَمُطِيعًا لِأَمْرِ الشَّيْخِ وَرَاضِيًا بِرَضَائِهِ وَفَارِيًا  
 بِبَقَائِهِ الْآنَ لِيَسْمَى الْعَشْقُ بِهَذَا الظُّهْرِ فَيُضَاءُ نَارًا لِأَنَّ نَزُولَ الْوُجُودِ بِصُورَةِ الْعَالَمِ  
 كَمَا كَانَ مِنْ فَاجِبَتِهِ أَنْ أَعْرِفَ بِفَيْضَانِ الْمُقَدَّسِ حَيْثُ سَتَرَ الْحَقُّ وَظَهَرَ  
 الْأَدَمُ هَكَذَا عَرُودُ الْأَدَمِ لَا يَكُنْ إِلَّا بِالْحُبِّ التَّامِّ حَيْثُ يُنْشَرُ الْأَدَمُ وَيُظْهِرُ  
 الْحَقُّ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّ الْحَبِيبِ الَّذِينَ يَكْفُو بِهِمْ هَذِهِ الدَّرَجَةُ وَالَّذِينَ  
 آمَنُوا أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ هَ لَئِنْ الْحُبَّ تَنَفَّى صِفَاتِ الْمَحَبِّ وَتَشَبَّهَتْ ذَاتُ الْمَحْبُوبِ  
 فِي الْحَقِيقَةِ لَيْسَ الْفَيْضَانُ غَيْرَ الْمَحَبَّةِ الْأَشَدِّ الَّتِي قَالَ الْقَوْمُ لَمَّا عَشَقْنَا قَالَ  
 النَّجَّارِيُّ فِي فَصْلِ إِبْرَاهِيمَ الْهَيْمَانِ شَدَّةُ الْعَشْقِ وَهُوَ صِفَةُ تَقَضُّيِ عَدَمِ الْخِيَارِ  
 صَاحِبَهَا إِلَى جِهَةِ لَيْمَاهَا بَلْ إِلَى الْمَحْبُوبِ فِي أَمِّي جِهَةٍ كَانَ لَا عَلَى التَّعْيِينِ وَ  
 عَدَمِ التَّيَّارِ صَاحِبَهَا بِصِفَةِ مَحْضُوعَةِ تَقَيُّدِهِ أَنْتَهَى قَوْلُهُ وَبِهَذَا الْفَيْضَانِ  
 يَتَبَدَّلُ أَصْنَافُ الْبَشَرِيَّةِ وَيَخْلُقُ بِأَخْلَاقِ الشَّرِّ كَمَا قَالَ فِي الْمَرْأَةِ يَا أَيُّهَا  
 الْأَبُو الرَّحْمَةُ بَلَاغَةُ الْحُبِّ إِلَى انْتِهَاءِ الْعَشْقِ حِينَ يُعِيرُ الطَّالِبُ لِلْعَبْدِيَّةِ صَاحِبًا  
 ذَكَامِرَةً لِلتَّجَلِّي قَابِلًا فَيَتَجَلَّى الرَّبُّ فِيهِ صَاحِبًا وَيَجْعَلُهُ فِي الْحِكْمَةِ بِالْعِلْمِ وَ

له إشارة إلى  
 الحديث القدسي  
 كنت أكرم المحققين  
 فاجبت أن يكون  
 فقلت الخ ليدل  
 أن هذا الظهور هو  
 على أن المحققين  
 صواباً في  
 لظهور الوجود في  
 صورة العالم  
 الأدم كما أن المحبة  
 أصل موجب لنزول  
 الوجود الذي هو الأدم  
 كذلك هو باعث  
 لعود الأدم

فِي الْقُدْرَةِ كَمَا نَقَلَ فِي قُوَّةِ الْقُلُوبِ أَوْ حَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَقَالَ يَا دَاوُدُ أَلَا تَسْأَلُنِي الشَّوْنَ فَقَالَ دَاوُدُ يَا رَبِّ وَمَا الشَّوْنَ فَقَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى خَلَقْتُ فِي قُلُوبِ الْمُشَاقِقِينَ مِنْ أَصْنَوَاتِي وَأَعَمَّمْتُهَا بِتَوْرٍ وَجُحَى فَإِذَا  
 نَظَرْتُ فِي الدُّنْيَا أَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِهِمْ لَا تَنَاسُوا مَوْضِعَ نَظَرِي وَسِرِّي فِي حِزْبِي وَبَلَايَ  
 أَنْ سَمِعُوا أُنِّي تَضَيُّ مِنْ تَوْرٍ قُلُوبِهِمْ كَمَا تَضَيُّ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا أَنْتَهَى قَوْلُهُ  
 الْمُرَادُ بِتَوْرٍ وَجُحَى قِيَصَانُ الْحَقِّ مِنْ وَجْهِ اللَّهِ وَوَجْهَ اللَّهِ حَقِيقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةِ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُقَالُ لَهَا فِي اصطلاح العارفين بَرَزَخُ الْبَرَانِجِ لِأَنَّهُ هُوَ  
 أَوَّلُ الْمَوْجُودَاتِ مِنَ الْحَقِّ وَوَاسِطَةُ بَيْنِ اللَّهِ وَالْخَلْقِ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَوْرِي وَوَجُحَى وَهُوَ ظَاهِرُ الْحَقِّ وَالْحَقُّ بَاطِنُهُ  
 فَحَقِيقَتُهُ ظُهُورُ الْحَقِّ بِالتَّحَلِّيِ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا حَيْثُ يَشْمَلُ جَمِيعَ مَظَاهِرِ الْعَالَمِ كَمَا يُجَلُّ  
 لِلْمُفَضَّلِ عَنْهَا بِوَجُحَى كَمَا قَالَ لِيَدِهِ يَدُ اللَّهِ فَوَقَّ أَنْ يَدْرِيهِمْ فِي الْمَجَازِ لَمَّا قَالَ  
 نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ رَأَى أُنِّي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ وَهِيَ بَاطِنُ الْعَالَمِ الْعَالِمِ  
 تَمَازِيهِ بِإِشَارَاتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَا مِنْ تَوْرٍ اللَّهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ  
 تَوْرِي لَكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَآيِنَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ وَالْإِنْسَانُ أَحْسَنُ الْقُورِ  
 مِنْ مَظَاهِرِهَا عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ  
 تَقْوِيمٍ هُوَ الْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ الْهَدَاةُ مِنْ مَظَاهِرِهَا الثَّمَاتُ بِشَانِ الْهَادِي لَكَ  
 قَالَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَا مِنْ تَوْرٍ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ تَوْرِي وَالشَّيْخُ  
 الْكَامِلُ الَّذِي فَتَنِي مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَفَارَ بَدْرُ جَبَّةِ الْوَجْهِ وَقَامَ بِمَقَامِهِ وَجَلَسَ  
 عَلَى عَرْشِهِ وَكُطِفَ بِلَطْفِهِ مِنْ مَظَاهِرِهَا الْأَتَمِّ فَهُوَ حَافِظٌ وَمَحْفُوظٌ مَنْ تَقَرَّبَ  
 وَعَشَقَ عَلَيْهِ وَفَتَنِي فِيهِ وَبَقِيَ بِهِ يَصِيرُ قَلْبُهُ مَوْضِعَ النَّظَرِ لِلرَّبِّ لِأَنَّ الرَّبَّ اسْمُ  
 الْمُرْتَبِيِّ وَهُوَ لَا يَشَاءُ فِي الْعَيُونِ الْخَارِجَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا بِوَاسِطَةِ الْبَرَزَخِ الْجَامِعِ

على أي الاسم  
 المراد الذي  
 جرت به تقييده

وَأَكْبَرُ نَرْخِ الْجَمَاعِ إِنْسَانٌ كَامِلٌ وَالْإِنْسَانُ الْكَامِلُ شَيْخٌ فَالشَّيْخُ الْكَامِلُ وَاسْطَةُ  
 الْفَيْضَانِ بَلْ يَظْهَرُ الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ بِصُورَتِهِ فِي الْأَعْيَانِ لِأَنَّ الْأَعْيَانَ الْخَارِجِيَّةَ  
 الْأَنْسَانِيَّةَ كَدَرَتْ بِعَرُوضِ الْأَوْصَافِ الْبَشَرِيَّةِ إِذَا صَفَّتْ عَنْهَا صُرُنَ قَابِلًا  
 لِلتَّجَلِّيِ كَمَا يَتَّعَلَّقُ الْقَابِلِيَّةُ بِالْمُرِيدِ بِاعْتِبَارِ عَيْنِهِ وَالْفَيْضَانِ بِالْمُرَادِ بِاعْتِبَارِ  
 نُورِ وَجُودِهِ وَلَوْ كُلُّ سَيِّئَةٍ لَكِنَّ جَرَى عَادَةِ الْقَوْمِ أَنْ تُنْسَبَ الْقَابِلِيَّةُ إِلَى الْمُرِيدِ  
 وَالْفَيْضَانِ إِلَى الْمُرَادِ بِاعْتِبَارِ التَّعَلُّقِ فَتَجَلَّى الْوُجُودُ لِلْمُرِيدِ عَلَى صُورَةِ الْمُرَادِ  
 وَهُوَ الدَّلِيلُ عَلَى الْخَيْرِ إِلَى سَبِيلِ الرِّشَادِ لِذَلِكَ حُجَّتُهُ فَرَضٌ لِلطَّلَاقِ وَهَذَا  
 هُوَ الظَّرْفُ الْعَوَابُ چنانچه ثبوت میکند عشق را شیخ نصیر در اصل چهل و سوم  
 کتاب ریاض القدس در سوره هُمُ عَشَقِ آخر همین عشق است که عین و سین  
 وقاف بدین لباس آمده است تا ناما محران در نیابند یعنی بینی که در توریت هر جا که  
 شین آمده است در قرآن سین آمده است و در اول بر سوره بسم الله آمده است  
 و در توریت بشم اللوهم آمده است و ذکر موسی در قرآن بسین آمده است  
 و در توریت بشین آمده است یعنی موسی مواب را گویند بزبان عبری و شاپوین  
 گویند چون در بیان آب و چوب یافته اند موسی نام کردند تا بدانی که عین و شین و  
 قاف حروف عشق است که حق تعالی در کلام مجید خود یاد کرده است قاف عشق  
 که عبارت از قاف قرب است پلیت

ای ظن

له بزرگواران  
 شیخ نصیر در اصل  
 چهل و سوم  
 کتاب ریاض القدس  
 در سوره هُمُ عَشَقِ  
 آخر همین عشق  
 است که عین و سین  
 وقاف بدین لباس  
 آمده است تا ناما  
 محران در نیابند  
 یعنی بینی که در  
 توریت هر جا که  
 شین آمده است در  
 قرآن سین آمده  
 است و در اول بر  
 سوره بسم الله  
 آمده است و در  
 توریت بشم  
 اللوهم آمده است  
 و ذکر موسی در  
 قرآن بسین آمده  
 است و در توریت  
 بشین آمده است  
 یعنی موسی مواب  
 را گویند بزبان  
 عبری و شاپوین  
 گویند چون در  
 بیان آب و چوب  
 یافته اند موسی  
 نام کردند تا  
 بدانی که عین و  
 شین و قاف  
 حروف عشق است  
 که حق تعالی در  
 کلام مجید خود  
 یاد کرده است  
 قاف عشق که  
 عبارت از قاف  
 قرب است پلیت

همای قاف قربی اے برادر	همارا جز ہما فی مصلحت نیست
<p>در ہر دے کہ نور عشق در آید آن نور دل وجود حق تعالی را بے ترتیب مقدمات                      عقلی ادراک کند و نیز قرب او باہر وجود سے ہم کند اشتہی قولہ پس ناچار است                      طالب را از عشق کہ شود وجود بے فیضان عشقیہ وجود نگیرد و طریق سلوک بے رفتش                      انتہا پذیرد و تجلی گاہ عشق دل انسان کامل است کہ با حق و اصل و خلق را</p>	

شامل است چون پیش او بیری و او را در دل خود بگیری عشق در تو تجلی کند و ترا  
از تو بر د آنگاه بدانی که در طریق هدایت بے تجلی اسم مادی ره نکشاید و اسم مادی  
بے مظهر خود تجلی ننماید و مظهر اسم مادی محمد است علیه الصلوٰۃ والسلام  
و خلفاء اکمل او سلسلاً الی یوم القیام یندی الله لنوره من یشاء الی صراط  
مستقیم اشاره از دست و تقدیر جاکم من الله نوراً و کتابک مبین کنایت باو  
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورَیْ بِیَانِشِ سَاطِعٍ وَ حَمَّ رَشِّ عَلَیْهِمْ مِنْ نُورِهِ بِیَانِشِ  
قاطع در هر که آن نور بتافت و خلیفه خود ساخت حکم او یافت و همچنین خلیفه ماسے  
خلفاء او سلسلاً تا قیامت یک نور اند که براسے فیضان حق و اسطوره ظهور اند  
الفقراء کفیس و اجدی دان و لا نفرق بین احدین ترسلهم می خوان  
پس مرید را باید که پیش شیخ حکم فنا بر خود راند و خود را شاکسته او گرداند تا  
مادی مطلق در مظهر خود ظهور کند و او را بے خود از خود عبور دهد همین است صلاحت  
اعمال که مشروط است با خلاص و محبت کمال و بهمین جهت حق عزوجل اخلاص را  
صراط مستقیم فرمود و مدار وصول الی الله بر و نمود چنانچه گفت و قال هذا علی  
صراط مستقیم پس تا در محبت و اخلاص کامل نشود از راه بدرگاه نرسد و  
دیدار حق را قابل نبود قال الله تعالی من کان یرجو لقاء ربّه فلیعمل عملاً  
صالحاً و لا یشرک بعبادة ربّه احداً چون در اخلاص و محبت که اصل عمل  
صالح است کامل شد براسے تجلی عشق قابل شد آنگاه سلطان عشق بتازد و  
اسباب غیرت بدر اندازد هرگاه که غیر نماند شرک به که راند لا جرم مستحق دیدار شود  
و حق در وے تجلی کند بناءً علیہ هدایت منحصر است بعشق شیخ خود که مظهر اسم مادی است  
و بر هر ترسناک میادین و خطرناک بوادی می فرمایند حضرت عبدالقدوس گنگوہی  
رحمة الله علیه در مکتوب هشتم تا دوسوم چون مرید در واقعات و واردات ترقی یابد

آن همه از جمال شیخ بر دل مریدی تا بد لاجرم میان شیخ و مرید بر حکم تعارف ازلی  
 محبت پدید آید و بر قدر آن تعارف تعاشق روئے نماید چندانکه جمال شیخ مرید صادق  
 را آینه جمال حق تعالی بود آنگاه مرید صادق شیخ پرست بود مگر اینجا گویند که مرید  
 پیر پرست به از خدا پرست که پیر پرست در مشاهد حق سبحانه تعالی بود و بحقیقت  
 خدا پرست ظاهر در مشاهد خود یا خود بود پس خود پرست بودن خدا پرست پس هر چند  
 که محبت با شیخ زیادت کمال و جمال زیادت درین مقام دست حضرت عمر رضی الله عنه  
 را حضرت رسول صلعم پرسید یا عمر تو مارا دوست میداری عمر گفت آری یارسول الله  
 ترا دوست میدارم باز رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم پرسید از جان مراد دوست  
 میداری عمر صادق بود از سر صادق از مقام خود جواب داد یا رسول الله ترا  
 از جان دوست نمی دارم که جان از همه عزیز است رسول صلعم فرمود یا عمر تا تو مرا  
 از جان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از میان نیست داری  
 دست تو بدامن کبریا ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبود پس پیر پرستی که حقیقت  
 خدا پرستی است از خود پرستی بود و آن ایمان درستی بود تا اگر لا اله الا الله دو صد سال  
 گویی و محمد رسول الله نگویی و برا خلاص آن نه پویی مومن نباشی که خدا پرستی  
 و پیر پرستی است نه بے پیر پرستی خدا پرستی است عمر رضی الله عنه عاشق صادق  
 فائق بود در حال از خود بر خاست و با پیر پرستی ساخت عمر رضی الله عنه گفت یا رسول الله اکنون  
 ترا از جان دوست میدارم یک جان چه باشد صد جان فدای تو آرم فطوبی  
 لمن که حب شیخ با کمال اشتیاقی قوله ازین جاست گوئی ایمان که معرفت سبحان  
 است در میدان محبت انداخته اند و تبت را چو گانش ساخته تا هست بخلوص نسا زد  
 و جان در راه پیر نبازد مومن حقیقی نشود و خدا پرست نگرود بهین ضرورت اکثری  
 از مشائخ طریقت اول مرید را بشعلی رابطه تربیت میفرمایند تا مناسبت پیدا آید

و از مناسبت محبت روع نماید از محبت صورت شیخ در دل مرید جلوه گر آید و او را  
از و بر باید پس سلطان عشق در دل خیمه زند لا یبقی فی الدنیا شیء کثره و اکثره  
الأرض یختر برهنه پیش آید و بحال حق در و بتجلی نماید پس هیچ عمل و مشاغل  
بجای اخلاص و محبت پیر راست نیاید و قبولیت را نشاید همه بیکار بلکه او بار و آنچه  
نموده است اسرار است افشاء ستر الزیو پیته کفر و در کار است مصرع

ورنه در محفل رندان خبری نیست که نیست

چنانچه حضرت شیخ احمد سرهندي مجدد الف ثانی رحمه الله علیه در مکتوب سی ام جلد  
ثانی می فرماید اگر در دو چیز فتور زفته باشد یکی متابعت صاحب شریعت علیه الصلو  
و السلام دوم محبت و اخلاص شیخ با ثبوت این هر دو چیز اگر هزاران ظلمات طاری شود  
باک ندارد و آخر او را ضلوع نخواهند گذاشت و اگر یکی از این دو چیز نقصان پیدا کرد  
خرابی در خرابی است اگر چه بحضور و جمعیت باشد که آن استدراج است که عاقبت  
خرابی دارد انتهی قوله پس هر حضور و جمعیت را که بے محبت و اخلاص شیخ باشد  
استدراج نام نهند و در بازار صداقت به پله اعتبار رواج ندهند باید دانست  
که طریق وصول الی الله بر دو نوع است یکی کسی که تعلق به مجاهده دارد  
تا خود را در بوی ریاضت نه گذازی و حجب بشریت دور سازی آفتاب محبت نماید  
و لذت مشاهده نماید و الذین جاءهم ذائقنا لندیمهم مسکنه در پیجست طیت

وصال دوست طلب میکنی از خود بگذر که در میان تو و او بجز تو حاصل نیست

درین صورت اول نسبت محبت جلوه گری کند و در آخر به محبوبیت رساند اگر توفیق  
رفیق شود همه ریاضات و مجاهدات تعلق به همت مرید دارد تا بهمت نگیرد بمراود نرسد  
اگر چه باران مکاشفات و واردات بر زمین استعداد مرید بار بے محبت استم  
و اخلاص کامل شیخ تخم مراد سر بر نیارده از سیر فیضانش رسد و نه از پیران عظام



زیرا که فیضان حق بعشق دارد نام و ویکری و بهی او تعلق بمشاهده دارد  
درین صورت طالب بشرب محبت مدهوش و شاد مقصود در آغوش از خویش  
بیگانه و بدوست بیگانه نه بردلش از مجاهده بار و نه بر خاطرش از غیر غبار  
یا ایها الذین آمنوا من یرتد عنکم عن دینهم فسوف یأتی اللہ بقوم یمثلهم  
و یمحو ذلک ثبوت آن میکند در بنحیث نسبت محبوبیت در اول بگیرد و در آخر حبیب  
گرداند درین صورت فیضان پیر مشروط به قابلیت مرید نیست بلکه منحصر بمحض عنایت  
و فضل شیخ است گفته اند فی المثلث

چاره آن دل عطاسه سید است	داد او را قابلیت شرط نیست
بلکه شرط قابلیت داد اوست	داد لب و قابلیت هست پوست

ذلک فضل اللہ لکویتیه من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ۛ لیکن در هر دو طریق  
استلزام محبت از جانبین است و استحکام روابط مشروط به فیما بین از هر طرف که  
گسته شود طالب خراب خسته گردد در حدیث است من أحب لقاء الله أحب لقاء الله  
و من کره لقاء الله کره لقاء الله ۛ ثابت شد که مرید ببله محبت و  
اخلاص پیر هرگز قابل اخذ فیضان نشود پس فیضان پیر یا پیران سلسله که یکسانند  
چگونه حاصل گردد و الله الموفق بالمراد و هو الولی بالرضا و من یتذیر فلا  
مضیل له و من یضلل فلا هادی له لمؤلفه

عشق است که شد جلوه گز صورت انسان	قابل کند و هم بر دتا بر رحمان
تا فانی فی الشیخ نه کردی بره عشق	از پیر و ز پیران نبری نعمت فیضان

سوال ششم هر مرید پیر ادائے حقوق پیر و آداب پیر واجب بین یا نه بین  
اجواب - اعلم انما کل حق من حقوق اللہ و المخلوق ینزله الذین یسئل  
العبده یوم القیامه عنه لا نجات الا باذاعه او عن استعفا ۛ فحق الشیخ من

حَقُّوقِ الرَّبُّوبِ بِيَتَرِ لَانَّهُ هُوَ مَظْهَرُهَا اِلَّا تَمَّ وَاَدَاةُهَا اَدَاةُ حَقِّ الْاُلُوْهِيَّةِ  
مَنْ كَسَلَ عَنْهُ اَوْ غَفَلَ بِهِ لَا يَصِلُ اِلَيْهَا لَا اِلَّا نَسَانِيَّ وَالْمُرَاتِبَاتِ الشَّجَانِيَّ  
فَبَادَابِ الشَّيْخِ وَاَدَاةُ حَقُّوقِهِ يَنْتَعِلُ الْمُرِيدُ بِنَعْلِ الرَّجَالِ وَيَصِلُ الطَّالِبُ دَرَجَةَ الْاَكْمَالِ  
در لطائف اشرفی است مکافات بعضی از حقوق تربیت شیخ جز بر اجابت حسن ادب  
نتوان کرد پس تعظیم قوم مشایخ طریقت که نسبت ابوت معنوی دارند اداسے حقے  
بود از تعظیفات حقوق و ایهالی آن عین تقصیر و خسران و حقوق هر که بموجب فرموده  
مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ بَادَاے حقوق شیخ که سبب است از اسباب ربوبیت  
حق سبحانه قیام نہ نماید از اداسے حقوق الہی قاصر آید مَنْ لَمْ يَتَوَاضَعِ الرَّبُّ الْاَدْنٰی  
لَمْ يَصِلْ اِلَى الرَّبِّ الْاَعْلٰی فرد

آنگاه فرمود هر که یافت از خدمت یافت مرید را باید که دتره از فرمان پیر تجاوز نکند فقط بعد از آن می فرماید آنگاه فرمود که برادر من شیخ شهاب الدین سهروردی همین مسأله بوده است که برابر سر خویش توشه بر سر کرده در ج رفتی و باز آمدی آنگاه نعمت یافت که آن نعمت را حدیث نیست و نهایت نبوده است **قولی** پس حصول نعمت منحصر بر خدمت است و خدمت موقوف بر حسن عقیدت و در حسن عقیدت صفتی است که جز بر حسن بهانه جوئی میکند پس هر چند که حسن عقیدت زیادت محبت زیادت هر چند که محبت زیادت خدمت زیادت و هر چند که خدمت زیادت نعمت زیادت پس نعمت صورت رحمت است و خدمت صورت شکر و هر چه نعمت شکر واجب که باعث شکر از دیا و نعمت است کما قال تعالی **لَکِنْ شُکْرُکُمْ لَا یَزِیدُکُمْ** لکن شکر را غایتی و نه خدمت را نهایتی حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمه الله علیه در فوائد السالکین که ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمه الله علیه اند می فرماید بعد از آن در حسن اعتقاد مریدان سخن افتاد بر لفظ مبارک را ندوخته درویشی را در بغداد با تهمای گرفتند و در معرض قتل ایستاده کردند مستقبل قبله چون سیاف در آمد تا تیغ گذارند نظر آن درویش بر گویر پیر خود افتاد آن درویش روئے از جانب قبله گردانیده بجانب گویر پیر خود کرد سیاف گفت از قبله چرا روئے میگردانی گفت روئے بجانب قبله خود داریم ایشان همدین مجادله بودند فرمان آمد که این را آزاد کردیم خواجہ قطب السلام چشم پر آب کرد فرمود که عقیده خوب آن درویش را از قتل خلاص داد آنگاه فرمود که مرید را در حضور و غیب پیش پیر خود می باید بود چنانچه در حیات خدمت پیر واجب است بلکه از آن زیادت است **قولی** چون ادب و خدمت پیر که اداسه حقیقی است از حقوق او در حیات و ممات از مرید بر نمی خیزد باید که همه تن بجان تزاری و خدمت گذاری او آویزد تا بر تیر کمال رسد و بجال حق فائز شود و این هرگز پیشتر نشود تا دل آویخته

محبت پیر و سنگیر نبود زیرا که در محبت اثری است که جذب و انجذاب در میان محبت و محبوب پیدا میکند بهین چه فضل خداوندی است که حبیب خود را فرمود قُلْ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی ۵ چونکه مقصود هدایت است و هدایت بے محبت مادی غیر ممکن پس بجای محبت بر مودت اکتفا کرد و آن را اہم اجر رسالت قسدا داد تا اگر مودت ہم بخلاف نکند اجر پنداشته اداسے او واجب شمارند و ازین راه روسے بسوے مقصود آرند و آنرا اہم جاسے خواست کہ محل کمال تنزیل محبت است زیرا کہ چون محبت بکمال رسد با قریا و خدمتگاران و اشیا سے محبوب تعلق گیرد شجر

پاسے سگ بوسید مجنون خلق رسید این چو بوی | گفت این سگ کہ گپے در کوسے لیلی ارفتم بود  
تا کہ علاقہ فیما بین مادی و معنوی قائم ماند و بکمال محبت رساند فائز مقصود شود و منظور و دود جاسے غور است چه ضرورت محبت شیخ است کہ مودت اقرار را بر میدان واجب ساخت و بندگان را بشان رحمت بنواخت تقاضاے شان زیادت اوست کہ در صورت شیخ جلوه میکند و بر میدان عرضہ میدہد و اسے براو کہ در و اورا شناسد و از و روسے بگرداند کور چشمی نماید و از ادب و خدمت پدید آید پس از حق تربیت شیخ در گذشتن و بر الطاف و انعامات او نظر نہ کردن راہ قطعیت و محرومیت است شجر

ترسم کہ بکعبہ زسی اسے اعزاجی | کین رہ کہ تو میروی تیر کستان است

پس ثابت شد چند آنکہ رابطہ محبت و اخلاص شیخ محکم تر عشق شیخ جو شان تر و چند آنکہ عشق شیخ در جوش شاد مقصود در آغوش یعنی حق در و تجلی کند و بہ نعمت رویت مشرق سازد بشناس بشناس ہر چند کہ ادب و خدمت شیخ زیادت محبت شیخ زیادت و ہر چند کہ محبت شیخ زیادت دولت وصول زیادت زیرا کہ ادب و خدمت شیخ علامت محبت شیخ است و محبت شیخ علامت محبت رسول و محبت رسول علامت محبت خداست

پس هر که از ادب و خدمت شیخ قاصر آمد از دولت وصول حق قاصر آمد و از نعمت توت  
 مهجور است و از قرب الهی دور من کان فی ہذہ اعمی قنونی الاخرۃ اعمی  
 در جائیکه مودت اقربا سے شیخ حکم و جوب دارد چگونه روا باشد که در اداسه حقوق  
 شیخ و آداب پیر کلام اگر وصیت صد حیف شیخ که وارث ورثه لقا جائه کم رسول  
 رتن انفسکم عزیز علیکم ما عذبتکم بحر یصل علیکم بالمو منین روفت ما رحیم  
 بر میدان همه تن نثار و میدان را هنوز در اداسه حقوق پیر و آداب پیر استکراه استکبار  
 هیبتا ہیبتا عجب دور سے است منقلب که میدان از پیران متناسه ادب دارند  
 و خدمت خود بر پیران واجب شمارند محبوبیت حقته خود شمرده و بر پیر گمان محبت بده  
 علم کمال می افزاند و گو سے سبقت می بازند اہمال از خدمت و انحراف از اطاعت  
 میکنند حقا کہ این رایہ است شیطانی و چاہے است ظلمانی هر که در ان افتد  
 تا بد نہ بر آید لمؤلہ

چہ نام زد و در فلک و از گون	زند نیست بر برگ و ذوفنون
سر جاہلان و سفیمان بلند	بناز و نعم سفگان ارجمند
بہر کردہ اند طلیسان صفنا	دل پر کہ ورت ز حرص و ہوا
ہمہ تیز دندان چو گرگان بہ کین	شدہ پاسبان گو سفندان دین
بساده دلاں رہزن و دلفریب	رہودند از خلق صبر و شکیب
سجاء و جلال و ہمال و منال	با خوان شب و روز جنگ جدال
نہ تعظیم مادر نہ واسر پدر	نہ محبت برادر نہ بر حق نظر
نہ خوف خدا و نہ پاس نبی	ندانند چو خود ہیچکس را ولی
بہ پیران و اوستا و منت ہند	معزز مقرر ہستہ از منند
طلبگار خدمت ز پیران مرید	تفوق بجویند بر بایزید

<p>کے گشت پیری پیران است  کے پیری پیریک سو نہاد  بہ مکرو دغل جبہ و سبوحہ گیر  حکیمان حق عالمان متین  زنا اہلی شان جگر خستہ اند  ز جور جفا ماسے جہاں عہد  امان جویم اسے خالق ذوالمنن  شد از شومی شان در فیض بند  دل عاشقان سوخت زین ابتلا  ز ابر کرم بار باران فیض  سبح حق محمد علی و بتول  پہ محبوبی متاوردی اجمال  سبح لطافت علی شیر حق  خدایا تو ربی و اسمت عظیم  گرفتار عالم بادبار خویش  بدر و فراق تو در ماندہ ایم</p>	<p>کے گوید حق خلافت من است  کے بر خلیفہ چو گرگ اوفتاد  نہ داب خلیفہ نہ تعظیم پیر  ہمہ صوفیان مکین امین  بہ مہر خموشی و بہن بستہ اند  چو اصحاب کف اند در خواب مہد  رمانی دہ زین رو بہان ز من  دل طالبان است ازان در بند  سرد نعرہ اَلْعَطَشُ تاسما  سبح حق ابوالرحمۃ جان فیض  باصحاب وارباب باب الحمول  بعشق علی صابر ذی الجلال  کشا باب رحمت بطالب حق  کہ بخشد بجز تو گناہ عظیم  تو کن فضل و رحمت بکردار خویش  حرا اکرم الکریمین خواندہ ایم</p>
<p>ندارد خلیل از تو دیگر ہوس  مگر دار با حقاقت و بس</p>	
<p>وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَفُلَيَّا جَهَنَّمَ الطَّاغُوتُ يَجْرُبُونَهُمْ مِنَ الثَّوَرِ إِلَى الظُّلُمَاتِ هُ  در شان ایشان است زیرا کہ نور نور محمدی است معلّم و اومظہر جمال حق است  و شیخ بسلسلہ فنا فی الرسول حکیم آن نور دار دہر کہ کفران نعمت حق کہ وجود شیخ است</p>	

بکند و ادب او از دست دهد خود را در ظلمات دوری و محجوری بنشانند طاعت پرست است  
نه حق پرست در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند در خدمت شیخ اگر  
کسی اہمال ورزد بمقصد نرسد چه جان و در راه شیخ اگر نہ سپارد بے ہمت باشد یکجان  
چه باشد اگر ہزار جان بھداے شیخ کسے کند ہنوز کم است بیچارہ مجذوب شیرازی  
چہ خوش گفتہ شعر

جان نقد محقر است حافظ	از بہر نثار خوش نباشد
-----------------------	-----------------------

استی قولہ چنانچہ بہ محل آداب در کشف المحجوب نقل میکند ابو حفص صدائیشاپوری  
گوید رحمۃ اللہ علیہ **التَّصَوُّفُ كُلُّهُ آدَابٌ لِّكُلِّ وَقْتٍ وَ لِّكُلِّ مَقَامٍ وَ لِّكُلِّ**  
**حَالٍ آدَابٌ فَمَنْ كَزَمَ آدَابَ الْأَوْقَاتِ بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَ مَنْ ضَمَّعَ الْآدَابَ**  
**ثَمَّ بَسِطَ مِنْ حَيْثُ يُظَرَّقُ الْقُرْبُ وَ مَرَدُّهُ مِنْ حَيْثُ يُظَلَّقُ الْقَبُولُ** تصوف  
بجملہ آداب است کہ ہر وقتے و ہر مقامے و حالے را ادبے بود ہر کہ ملازمت آداب  
اوقات کند بدرجہ مردان برسد و ہر کہ ادب ضائع کند او دور باشد از پندار نزدیک و  
مردود باشد از گمان بردن بقبول حق استی قولہ چونکہ دین دار دنیا متجلی است حق  
بشان مادی در صور مشائخ و ازان مظاہر خود تربیت میکند مریدان را پس در حق مرید  
مظہر وجود حق صورت شیخ است دین مقام ادب و خدمت اولین ادب و خدمت  
حق باشد **وَاللَّهُ يَهْدِيْ بِخُورِهِ مَنْ يَّشَاءُ** اشارت از نور رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم و وارث اوست ہر کہ ادب و خدمت او بجا نیارد و نظر بہ حفظ آداب  
اوقات نذارد از قبولیت دور است و قلبش بے حضور پس ادب و خدمت شیخ  
کہ اداسے حقے است از حقوق او وقتے من الاوقات ظاہر او باطناً از ذمہ مرید  
ساقط نگردد و حق تربیت او از برداشتنہ نشود حکم فرضیت دارد نہ وجوب  
**وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَ هُوَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ لَمَوْ لَفْ**

جمال شیخ جمال الوهیت باشد	حقوق شیخ حقوق ربوبیت باشد
کمر بند است او بند و از میان بر خیزد	که فرض راه طریق عبودیت باشد

سوال سیم بنده اپنے مولی کا مولی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

اجواب اعلم ان الله كل ما خلق عبدا لله وهو المولى المولى الى كمال الله تعالى واعلموا ان الله هو مولكم وهذه المولاية دائمة قائمة على كل مخلوق مادامت المولاية والعبودية متجذرتين لان المولاية عبارة عن مرتبة الاسماء وهي مرتبة الجمالي متصفة بالادوات الوجوب والنسب الفعلي باعتبار اتصاف الوجود بالكمالات والعبودية عبارة عن مرتبة الجمالي متصفة بالادوات الاسكاني والكوني في العلم مع نسب الانفعالي باعتبار كبر الوجود بالتقارنات وهما متجذرتان متكاملتان من مراتب الوجودية الحقيقية الانسانية لو ارتفعت العبودية لبطلت المولاية وهو محال فكيف تنفك العبودية من العبد لو يصل الى غايات الوصال ونهايات الكمال چنانچه میفرماید حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در مکتوب صد و چہارم ہر چند بندہ ترقی یابد و در فنا و بقا شتابد بندہ همان بندہ بود و خداوند خداوند آنکہ بندہ ناچیز محض شود و نہ آنکہ بندہ خدا شود العباد باللہ من ذلک وان کان فی الحقیقة لیس الا اللہ ولیکن بندہ در فنا و بقا چاہے رسد کہ از خود هیچ شعور نیابد و هیچ دوی با او نہ بد فالعبد عبید و الحق حق فاعرف فانه سر بین اللہ و بین عبیدہ و خدا لا شریک لہ عبیدہ و رسولہ کمال و جمال این مقام است انتہی قولہ وللحقیقة الانسانية سطر فی اعتبار الجمع والکلی المظهر الاکثر جیدی آدم علیہ السلام و هو خلیفۃ اللہ و واسطۃ الفیضان للعالم کما کانت الحقیقة الانسانية واسطۃ لظہور العالم و ابتناء الکاملین التوارثین من الانبیاء والاولیاء ایضا خلفاء و واسطۃ



فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ جَانِحَةٌ جَامِيَةٌ كَوَيْدِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَقْدِ النَّصُوصِ نَقْلًا أَرْشِيحَ الْكِبَرِيِّ الدِّينِ  
 ابْنِ عَرَبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا شَيْخُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَرَعَتَاءَ مَغْرَبِيٍّ فَرَايِدَ حَقِيقَةِ الْحَقِّ لَا تُخْفَى  
 وَبَاطِنُ الرَّبِّ لَا تُعَدُّ فَبَاطِنُ لَا يَكَا وَيُخْفَى وَظَاهِرُ لَا يَكَا وَيَبْدُو فَإِنْ يَكُنْ بَاطِنًا  
 فَكَيْفَ وَإِنْ يَكُنْ ظَاهِرًا فَكَيْفَ وَلِذَا لَكَ أَمْرٌ لَكُمْ أَدَمُ لَهُ جِهَةٌ رُبُّهُ بِسِتَةٍ  
 بِهَا يَنْسَبُ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ وَجِهَةٌ عِبَادَتُهُ بِهَا يَنْسَبُ الْخَلْقُ جَعَلَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ  
 خَلِيفَةً فِي خَلْقِهِ لِيَأْخُذَ بِجِهَتِهِ الرَّبُّ بِسِتَةٍ وَنَشَاءُ الرَّبُّ وَخَالِيَتُهُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى  
 مَا يَطْلُبُهُ الرَّبُّ عَالِيًا وَيَبْلُغُهُ بِجِهَتِهِ الْعَبُودُ وَبِسِتَةٍ وَنَشَاءُ الْجِسْمَانِيَّةَ الْكَيْمُ وَرَفِي  
 مَا تَيْنَ الْجِسْمَانِيَّةِ يَتِمُّ أَمْرُ خَلْقِهِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَكَوْجَعْنَاهُ كَمَا جَعَلْنَاهُ  
 رَجُلًا وَكَلْبَنَا عَلَيْهِمْ مَا يَكْبَسُونَ لِيَجَانِسَكُمْ فِيهِ فَيَبْلُغَكُمْ أَمْرِي وَكَذَا لَكَ جَعَلَ  
 سُبْحَانَهُ أَنْفُسَاءَهُ الْكَافِلِينَ خُلُقَاءَ فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ وَغَيْرَ الْكَافِلِينَ فِيمَا يَتَعَلَّقُ  
 بِهِ فَإِنَّ لِفَرْدٍ مِنَ الْأَفْرَادِ الْإِنْسَانِيَّةِ نَصِيبًا مِنْ بَذْرِ الْخَلْقِ فَيَكُونُ مِنْهَا يَتَعَلَّقُ  
 بِهِ كَتَبَ إِلَيْهِ السُّلْطَانُ لِمَلِكِهِ وَصَاحِبِ الْمَنْزِلِ الْمَنْزِلَ وَأَذْنَاهُ تَدْبِيرُ الشَّخْصِ  
 رَبِّدَنِي وَخَلَقَ الْعَظَمَى إِنْهَا هِيَ لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ انْتَهَى قَوْلُهُ لَمْ تَحَقِّقْ أَنَّ  
 الْخَلْقَ الْعَظَمَى لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَهُوَ بِأَعْيَانِ التَّفْصِيلِ أَيْ تَفْصِيلِ الْأَشْيَاءِ  
 مَظْهَرٌ لِلْهَادِي وَيُظْهِرُ شَأْنَ الْهَادِيَةِ بِوَاسِطَتِهِ لِذَلِكَ كُلُّهُ مِنَ الْأَنْفُسَاءِ  
 وَوَرَثَاءِ بِسْمِ الْأَوَّلِيَاءِ خُلُقَاءَ لَهُ وَوَسَائِلُ الْمُسْتَدِينِ وَالْوَسَائِلُ مَطَاعُ  
 وَأَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى لَاطَاعَتُهُ كَمَا قَالَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ  
 مِنْكُمْ هَذَا الْمَطَاعُ مَوْلَى الْمَنْ أَطَاعَ لَهُ فَالشَّيْخُ مَطَاعٌ وَمَوْلَى الْمُرِيدِينَ كَمَا أَنَّ  
 الْأَبْلَسَ وَالْمَطَاعُونَ بِأَعْيَانِ مَظْهَرِ سِتَةِ الْمُصْنِيعِ وَوَسَائِلُ الصَّلَاةِ مَوْلَى  
 لِلْكَافِرِينَ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولِيَاءَهُمْ هُمُ الْمَطَاعُونَ يَتَّبِعُونَ نَهْمُ  
 مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ الْأَوَّلِيَاءُ مَجْمَعُ الْأُولَى وَالْوَلِيُّ الْمَعْنَى الْمَوْلَى كَالْقَتْلِ بِمَعْنَى الْمَقْتُولِ

فَقَبِلْتُ أَنَّ الشَّيْخَ مُوَلَّى لِمُرِيدٍ بِإِعْتِبَارِ خَلْقِهِ وَالْمُرِيدُ عَبْدٌ لَكَ وَلَا تَنْتَقِلُ مِنْ خَلْقِكَ  
إِلَّا إِلَى الْمُرِيدِ وَالْمُرِيدُ لَيْسَ بِشَيْخٍ لِلشَّيْخِ لِهَذَا لَا يَكُنْ أَنْ يَكُونَ الْمُرِيدُ خَلِيفَةً عَلَيْكَ  
وَدَاسِطَةً لِلْفَقِيْهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالشَّيْخِ فَكَيْفَ يَصِيرُ الْعَبْدُ مُوَلَّى لِمَوْلَاهُ وَلَا تَزَالُ  
مَوْلَا عَيْنَهُمَا وَأَبُو يَتِيْمَةٍ عَنِ الْمُرِيدِينَ دُرِّ لَطَائِفِ اسْتِغْنَى فِي اسْتِغْنَى أَمَّا نَزْوِ حَضْرَتِ  
قَدْوَةِ الْكِبَرِ هَرْگَزْمِيدِ از شَيْخِ بے نیاز نیست چه هر دولت وصول و شوق حصول  
که ویرادست میدهد به یمن همت اوست بلیت

عین القضاة حضرت مولانا

مملکت عاشقی و گنج طرب	هر چه دارم به یمن همت اوست
و چگونه از مرشد بے نیاز بود که از برزخ است که پر تو سے مظهر برزخ البرازخ هست که غایت وصول سالک شهباز و عارف شطار همان برزخ البرازخ خواهد شد چنانکه از برزخ منقول است که میگوید چیزیکه شما اورا خدا میدانید ما اورا محمد می خوانیم و چیزیکه را که محمد می خوانید ما اورا خدا می خوانیم	
بادوست پیام در نه گنجد	خود بود که خود پیگیری کرد

انتهی قوله چون امکان انفکاک عہدیت از مرید و اذعان بے نیازی مرید از شیخ  
اصلاً ممکن نیست پس مولی مولا خود شدن چگونه امکان دارد و هر کس که این عقیده  
دارد در دو طریق است نعوذ بالله منها لمؤلفه

بے بنده میکن بندگی تافانی مولی شوی	افکندگی باید ترا تا از همه اولی شوی
بیبودگی هرگز کن کج غرور از سر بسهم	منفک نکرد عہدیت از بنده کی مولی شوی

سوال هشتم شیخ وارث مستند نبوت صاحب ارشاد کسی حالت میں مجبور یا  
کسی صورت میں فیض سانی مریدوں سے باز رہ سکتا ہو یا نہیں۔

اجواب شیخ کہ صفتش در مقدمہ گذشت نہ مجبور یا شدہ نہ از فیض سانی معذور  
تاج خلافت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ بِرِسْوَادِ وَ خَلَعْتُ اَیُّکَ الْیَوْمَ کَدِیْنًا

مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ در بر تسمند نبوت راقی سے از و و صدر ولایت را آرایش بدو زیرا کہ  
 مجبوری و معذوری صفت مریدان است کہ زیر تکمیل می باشند و پیران مظهر وجود  
 مطلق و مازون حق اند کہ انوار فیوضات الہی بر خلق می باشند و ارشاد رسالت اند  
 و منصب داران رشادت در کشف المحجوب است خداوند تعالی را اولیاست کہ  
 ایشان را بدوستی و ولایت مخصوص گردانیدہ است و دالیان ملک و سے اند کہ  
 برگزیدگان و نشانیان اظہار فعل خود گردانیدہ است و با انواع کرامت مخصوص و  
 آفات طبع از ایشان پاک گردانیدہ و از متابعت نفس شان برانیدہ تا بہمت شان  
 بجزوے نیست و انس شان جز با و سے نہ پیوستہ میگردد پس خداوند عز و جل  
 برمان نبوی را تا امروز باقی گردانیدہ است و اولیایا سبب اظہار آن کردہ تا  
 پیوستہ آیات و حجت صدق محمد علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام ظاہری باشد و مرایشان  
 دالیان عالم گردانیدہ تا مجرد مر حدیث ویرا گشتہ اند و راہ متابعت نفس را اندر نوشته  
 تا از آسمان بدان بہرکت اقدام ایشان آید و از زمین نبات بصفاء احوال ایشان  
 روید و بر کافران مسلمانان نصرت بہمت ایشان یابند **اشتی قوله** پس معارف و  
 تصرفات قدرت کہ براسے جریان فیضان نبوت و حجت تصدیق رسالت بایشان  
 عطا شدہ اند دران مختار اند و منصب دار در قدرت و تصرف ایشان نہ سلب را روا  
 و نہ باز پس را را ہے زیرا کہ در صورت سلب ولی از ولایت فرومی افتد و نسبت  
 دوستیش بدشمنی مبدل میگردد و لهذا خلافت عن شان الاولیاء المحمدیہ صلعم لای  
 قال اللہ تعالیٰ فی شانہم اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ  
 وَ الشَّیْخُ فَرْدَاوِلَی فِیْہُمْ کَیْفَ یَتَصَوَّرُ سَلْبَ الْقُدْرَةِ عَنْہُ و عطا باز پس کردن  
 بعید از شان خداوندی است در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند  
 کہ چون کسی را حق تعالی اندکے از معرفت عنایت کند اگر آئین مقتضای معرفت نبوی

کار کند معرفت و سبب زیاده گرداند و اگر بجای معرفت کار کند معرفت موهوب با پس  
 نکرد و تا فردا سبب قیامت بوسه بجای آن معرفت معامله کند و لیکن زیادتی ندهد و شش قول  
 چون عطا از خطایم باز پس نکرد و مجبوری و معذوری شیخ محفوظ چگونه تصور شود  
 بلکه شیخ کامل و کامل می گذرد از درجه اذن بعد آنکه می گردد امین جناب غوث الثقلین  
 رضی الله عنه در غایت الطالبین می فرماید وَ قَدْ يُنْقَلُونَ إِلَى عَالِيَةٍ بَعْدَ أَنْ يُجْعَلُوا  
 الْأُمْنَاءُ وَ حُطِّبَ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِالْأَنْفِرَادِ فِي عَالِيَةٍ أُنْكَرَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ كَرِيمٌ  
 فَلَا يَسْتَحْتَأْجُوا فِيهَا إِلَى إِذْنٍ لِأَنَّهُمْ صَارُوا كَالْمُقَدَّسِينَ إِلَيْهِمْ أَمْرُهُمْ هَلْ بَلَكَهُ قَوْلٌ  
 فَعَلِ أَوْ عَيْنٌ قَوْلٌ وَ فَعِلٌ حَقٌّ مِی باشد چنانچه می فرماید حضرت امام حسین علیه السلام  
 در مرآت العارفين و آنا القسم المتعلق بالحق و العبد معاً الذی یستغنی بالحق بقیة الکلیة  
 الْإِنْسَانِيَّةُ فَوْزٌ مَرْتَبَةُ الْكَمَالِ وَ مَقَامُ الْمَطْلَعِ وَ مُنْزِلُ الْأَشْرَافِ عَلَى الْأَطْرَافِ  
 وَ مُؤَقَّتُ الْأَعْرَافِ وَ فِيهِ رَجَالٌ يَعْرِفُونَ كَلَامَ بَيْنَاهُمْ لَا تَهْمُ مَحِيطُونَ عَلَى كُلِّ  
 وَ لَكُمْ الْكَمَالُ الْمُتَعَلِّقُ بِالذَّاتِ وَ الْجَلَالُ وَ الْجَبَالُ مُنْزِلُ الْجَانِ تَحْتَ الْكَمَالِ أَرَبَابُ  
 هَذَا الْمُؤَقَّتِ الْعَارِفُونَ الْمُؤَقَّدُونَ فَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا فَاعْلَمْ أَنَّ فِي هَذَا الْبَرَجِ يَتَصِفُ  
 الْحَقُّ بِصِفَاتِ الْعَبْدِ فِي الْقَحْطِ وَ الْبُكَاءِ وَ الْبَشَاةِ وَ الْفَرَحِ وَ الْكَلْبِ وَ الْإِسْتِزَارِ  
 وَ الْمَرَضِ وَ الْجُوعِ وَ الْعَطَشِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَ الْعَبْدُ يَتَصِفُ بِصِفَاتِ الْحَقِّ  
 مِنَ الْحَيَاةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْإِلَهَادَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ السَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ الْكَلَامِ وَ الْإِحْسَاءِ  
 وَ الْإِمَانَةِ وَ الْإِنْسَابِ وَ الْإِقْبَاضِ وَ التَّصَرُّفِ فِي الْأَكْوَانِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ أَشْتَقِي قَوْلَهُ  
 پس سیکه از درجه اذن گذشت و اهل تفویض گشت مختار است و از کار پر و از ان کردگار  
 فیض رسانی میدان و تدبیر و تصرف در عالمان از کار منصبی اوست باز ماندن از و  
 میکشد بسبب عدم اجراء فیضان نبوت و تعطیل امضای احکام قدرت که  
 بر اوست همین ضرورت از و سبب وراثت شیخ بدرجه ولایت رسیده است و مستحق خلافت

گردیده فتوایم مجبوریه الشیخ المختار و عدم افاضت باطل لان الشیخ بر عین  
ما طرک یفعل ما یشاء و یحکم یرید لمؤلفه

دارشان محمد عسکری	نیست مجبور هر یک چو نبی
قادر اند از کمال قدرت حق	می رسانند فیض گر طلبی

سوال نهم قدرت عطا و معطی و مختار مطلق بعد عطا باقی رهی بر یا نهین -  
اجواب اعلم ان الله الانسان مظهر لذات الحق و صفاته و اسمائه و الانسان  
الکامل مظهره الا انتم و تصدر الافعال منه بالتجلیه الاسماء الا انکم همیشه بحسب  
جاریتیه قال الامام الهمام ابو عبد الله الحسین علیه السلام فی مرات العارفين  
فبین ذات الحق و ذات الانسان الکامل مضاعفة من جهة الکلی و الاجمالی و یکون  
الاشیاء فیها علی الوجه الکلی و الاجمالی و بین علم الحق و علم الانسان الکامل  
مضاعفة من حيث مظهریه لتفصیل ما جمل فی الانسان الکامل فهو مرآة للذات  
بسبب هذه المضاعفة و الذات متجلیه علیه علی الوجه الکلی و الجملی و ظاهره بر که  
در علمه مرآة لعلم الحق و علم الحق متجلی علیه و ظاهره که فی ذات مستدرج  
علی الوجه الکلی و الاجمالی فهو فی مستدرج علی ذلک الوجه و ما فی علم الحق ظاهر علی  
وجه الجزئی و التفصیلی فهو فی علم الانسان الکامل ظاهر علی الوجه الجزئی و التفصیلی  
بل علمه علمه و ذاته بلا اشتراط و لا حلول فیهِ و لا صیرورة هو فانها  
محال لان الاشیاء یحصل من الوجودین و کذلک الخلول و الصیرورة و ما تم  
الوجود و کذا و الاشیاء موجوده علیه و معدومه بنفسها فکیف اشتمل فی وجوده  
به معدوم بنفسه انتهى قوله و بهذا کمل صفات الانسان الکامل مرآة لصفات  
الحق لذلک ظهر من بعض العارفين فی عکبات حالهم کما فی اللغات شجر

فی اجمال مظهر همه ساست ذات من	بل اسم اعظم حقیقت چو بنگم
-------------------------------	---------------------------

فَقَدْ رَزَمَتْهُ قُدْرَةُ اللَّهِ وَلَا سَبِيلَ فِيهَا لِلزَّوَالِ وَالْمَقْصُ لَا تَمُوتُ هُوَ مُنْظَرٌ جَامِعٌ لِمَنْزُورٍ  
 الْأَفْعَالِ بَلْ تَزِدُّ أَوْ قُوَّتُهُ بِالتَّصَرُّفِ كَعِلْمِ الْإِنْسَانِ يَكْمُلُ بِالتَّعْلِيمِ وَالتَّجَرُّبَةِ  
 لِأَنَّ التَّجَرُّبَةَ لِقَابِلِيَّتِهِ كَالْمُصْقَلَةِ تَنْظُرُ صِفَاتُ الْحَقِّ مِنْهُ بِحَسَبِ صَفَاتِهِ كَمَا  
 تَنْجَلِي قَابِلِيَّتِهِ الْمُحْدِيدِ بِحَسَبِ جَلَالِهِ فَكَيْفَ خَفِيَ عَلَيْكَ أَنْ تَزَالَ الْبَقَّةُ عَنْ ذَاتِ  
 الشَّيْخِ الْكَامِلِ وَالْعَارِفِ الْوَاحِدِ الَّذِي هُوَ صُورَةُ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ الدُّرَرِ  
 شَيْخِ الزَّمَانِ وَخَلِيفَةِ اللَّهِ وَآمِنُهُ وَكَادَ الْخَلْقُ بِالْإِذْنِ وَالْإِخْتِيَارِ وَارْتِثَ الْوَرَاثَةَ  
 لِلنَّبِيِّ الْكَامِلِ الْمُخْتَارِ وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ أَنَّ الشَّيْخَ الْمَوْصُوفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ يَكُونُ  
 وَجُودُهُ مَوْجُودًا فِي كُلِّ أَرَضَةٍ عَلَى سَبِيلِ التَّيَّابَةِ وَالْبَدَلِيَّةِ كَشَيْئَانَا وَمَوْلَانَا  
 حَضَرَتْهُ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ أَبُو الرَّحْمَةِ حَافِظُ مُحَمَّدٍ لَطَافَتُ عَلِيِّ الدِّيُونَدِيِّ  
 سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى فِي زَمَانِنَا مَوْجُودًا عَلَى رُؤُوسِنَا مَوْلَانَا

بفيض قادری الصابری حافظ مشرف	ز صابری یافت او کلی اویسیه خلافت را
بیان سال خلافت میکند مرآت چون گیری	عدد د محمد محمد قادر و صابری لطافت را

وَكَلَّاهُ خَلِيفَتُهُ الَّذِي هُوَ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ وَجَامِعٌ لِلْكَمَالَاتِ وَهُوَ الْبَرُّ الْكَامِلُ  
 وَاسْتَبَقَ بِالْفَيْضَانِ وَأَقْدَمَ فِي الْأَخْوَانِ حَاجِي التَّحَرُّكِ الشَّرِيفَيْنِ سُلْطَانِ  
 الشَّارِكَيْنِ صَدْرُ الْحَقِّ رَشِيدُ الْأَعْظَمِ أَبُو الصَّفَا حَبَابُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَظَمَتْ عَلَى  
 صِدْقَتِي الدِّيُونَدِيِّ شَمْسُ السَّافِرِ الْأَوْسَى كَالشَّمْسِ الصَّابِرِي سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى  
 إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ بِاللَّطَافَةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْإِقْدَارِ وَهُوَ بَالِغٌ وَكَامِلٌ بِالْإِشَادِ  
 وَالْإِسْتِادَةِ لَا خَلِيفَةَ فِينَا فِي زَمَانِنَا غَيْرُهُ إِلَى هَذَا الْحِينِ قَالَ بِحُجُوبِ الْأَعْظَمِ

سَلَّمَ وَفِيكَ جَنَابُ قُدْرَةِ الْبَارِكِينَ عُرَّةِ الْعَارِفِينَ حَضَرَتْهُ مَوْلَانَا حَاجِي مَوْلَى مُحَمَّدٍ عَظَمَتْ عَلَى صِدْقَتِي الدِّيُونَدِيِّ إِدَامَ لَهُ  
 فَيُوصَلُّهُمُ رَسَالَهُ هَارِارًا سَاطِعًا بِطَبْعِ الْكِبَرِيِّ أَكْرَهُ دَاوُدَ ابْنِ كَدَارَا أَيْمَانَ تَصْحِيحِ أَنْ قَرِئَ مِنْهُ بِنَابِرَانِ قَبْلَ أَنْ  
 آخِزَ طَبْعَ لُغْوِهِ مَنَقُولَ عَنَّا أَنْ آخِزَ مَطْلَعَهُ كَرُونَ آخِزَ يَدِيمِ جَوْنِ لِبَارَتِ (وَلَا خَلِيفَةَ فِينَا فِي زَمَانِنَا غَيْرُهُ  
 إِلَى هَذَا الْحِينِ) أَرْسَدِيمِ مَوْجُودٍ كَمَا يَدِيرُ بَرَادِرَانَ طَرِيقَتِهِ جَنَابِ وَالْأَدِيمِ أَحَدُ سَعَةِ خَلِيفَةِ نَسَبِ ارشاد مَنَوْنِ

اینجا در بیان صفات و احوال حضرت مولانا حاجی مولی محمد عظمی علی صدیقی دیوبندی ایدام له  
 در بیان سال خلافت می کند مرآت چون گیری  
 عدد د محمد محمد قادر و صابری لطافت را  
 و کلاه خلیفه اش که جامع کمال است و برکت ابر است  
 و استبق با فیضان و اقدم فی الإخوان حاجی التحریک الشریفین سلطان  
 الشارکین صدر الحق رشید الاعظم ابوالصفا حباب مولانا محمد عظمی علی  
 صدیقی الدیوبندی شمس السافر الاوسی کالشمس الصابری سلمه الله تعالی  
 الی یوم القرار باللطافه والعظمه والیقدر وهو بالغ و کامل بالارشاد  
 والاستاد ولا خلیفه فینا فی زماننا غیره الی هذا الحین قال بحجوب الاعظم  
 سلمه و فیک جناب قدرة البارکین عررة العارفين حضرت مولانا حاجی مولی محمد عظمی علی صدیقی دیوبندی ایدام له  
 فیوصلهم رساله هاراراً ساطعاً بطبع الکبری اگره داود ابن کدارا ایمان تصحیح آن قریئ منہ بنابران قبل از  
 آخز طبع لغوہ منقول عننا از آخز مطلعہ کردن آخز یدیم جون لبارت (ولا خلیفہ فینا فی زماننا غیرہ  
 الی هذا الحین) ارسدیم موجد کما یدیر برادران طریقتہ جناب والادیم احد سے خلیفہ نسبت ارشاد منون

مُحِبُّ الْحَقِّ لَخَلِيفَتِهِ فِي الْأَلَمَامِ الْمَطْلُوقِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ إِنْ تَفَاعَى الْأَعْلَامُ عَلَى الْبِلَادِ  
 دَلِيلٌ بِدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ وَالْغِنَاءِ الْمَعْنِيِّ بِطَبِيعٍ دَلِيلٌ بِالْفَتْوَى لَا شَكَّ فِيهِ  
 خَلِيفَتِي كَالسُّلْطَانِ وَتَحْكُمِي كَالْأَعْلَامِ وَالْمَعْنِيِّ دَرَجَتُهُ وَمُنْزَلُهُ وَبِرَّكَاتُهُ وَكَرَامَاتُهُ  
 وَالطَّبِيعُ بِنَدْبِهِ وَالْغِنَاءُ زُجْجَتُهُ وَدَعْوَةُ الْإِسْلَامِ كَانَتْ دَعْوَةُ الْبُخْرَانِ عَلَى  
 عِبَادِ الرَّحْمَنِ فَانْتَشَرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ مَا نَشَاءُونَ وَتَعْلَمُونَ  
 تَشْكُرُونَ لِمَوْلَاهُ

صدر حق و سرور خیل که ام عظمت علی	سند آراسه خلافت رشید نام عظمت علی
تافت خورشید حقیقت یافت نام عظمت علی	اوست شمس الحافظی تابان چو شمس الصباری

فَلَا يَكُنْ زَوَالُ الْقُدْرَةِ عَنْهُ لِعِطَاءِ النِّعْمَةِ لَا تَهْأُلُنَّ لَيْسَ مِنْ قَلِيلٍ جُزْءُ الْمُنْفَكَةِ  
 در لطف اشرفی است حضرت کبیر سر سلطنت پناهی زمین بوسیده بعضی سبایند  
 که در جریان کلام خاص و عام این سخن می رود که فلان بزرگوار از باغ فنا بلال زاری  
 خرامید اثمار ولایت و نعمت بدیگر سببشید عجب می نماید ولایتی که هزار محنت درینجا  
 حاصل می شود و نعمتی که با انواع کلفت درین دار و اصل میگرد و از بهر آنکه دران دیار  
 از دوسه حظ گیرند و حصول درجات عالی و مقامات متعالیه بدو پذیرند و الا اضره  
 خیر عا و البقیه مشعر بدوست پس آن ولایت و نعمت بدیگر سبب چون می دهند  
 و اگر میدهند تصرف بعضی ادلیا بعد مہمات چنانچه در حیات بود باقی چگونه می ماند  
 فرمودند که مراد ازین اثمار ولایت و ایراد از اثمار نعمت آن نیست که ولایت مخصوصه  
 و نعمت خاصه خود بدیگر سبب میدهند بلکه مراد از دوسه آنست که طریق سلوک و حصول  
 و اقتداس و روش حصول مقصود و رہنمائی که بوسه مخصوص بود بدیگر سبب نمود  
 و این شعار بوسه بخشود تا بهمان اصول و روش طریق حصول سپرده سپه در پله  
 راه برود چنانچه شیخ خواجگی می فرمایند که شیخ را هم ولایت بالکسر و هم ولایت بالفتح

می باشد آنچه میان خلق است ولایت اول است چون مرید را بنما رساندن همول  
آداب طریقت آموختن اما ولایت دوم معیت حق و قرب حضرت محمد مصطفی صلی الله  
علیه وآله وسلم است چون از دنیا نقل کند ولایت اول بر که خواهد بنشد و اگر او نهد  
روا باشد که حق تعالی بیکه از دوستان خود آن ولایت را بنشد اما ولایت ثانی همراه  
او باشد و با خود برداشتهی قوله پس عقلاً و نقلاً بپایه نبوت رسید که قدرت از  
منظر قدرت بتصرف در امور ظاهری و باطنی منفک نگردد و از دادن نعمت بدیگر  
از و منتقل نشود مثله کشف السراج لک توصل سبیلک ارضا عجم الی غیر الهیات  
لا تزل الی قوتیه اللهم کشف غطاء عن بصیرة العاقلین بر محمدک یا از هم  
لمؤلفه

لیکن امین است در حق شان	ز حق یافتند اختیار جهان
نه مسلوب قدرت نه مجبور محض	عطا می کنند هر چه خواهند جهان

سوال و هم اگر ارشاد و حقیقت او را ارشاد و مجازین توافق نه بود تو واجب التعمیل  
کوننا ارشاد ہے۔

اچو اسپ واجب التعمیل ارشاد پیر مجاز است زیرا که شیخ رمز آگاه حقیقت  
و اہل راز است فہم ہندی از ادراک کلام حقیقت منجر بقصود و علم شیخ از علمنا  
من کہ تا علماً منہ بقصود کہ و ارشاد و ارشاد و ما یطو عن الہوی باشد  
بجا آوری ارشادش بجا باشد اگر چه کلامش خلاف کلام حقیقت منہم شود لیکن  
محال است کہ خلاف حق بود مشہور

بہ جو سجادہ رنگین کن گرت پیر خان گوید	کہ سالک کے خبر نہو در راہ و رسم منہما
در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکبرامی فرمودند کہ مقولہ شیخ را عین مقولہ حق دانہ اگر نوسے در مقولہ شیخ قلے اقتد بقصود فہم خود حل کند و بعد از صفائی او را	



همان سخن به محل صواب خواهد رسید تقریباً می فرمودند که حضرت مخدومی میفرمودند  
 که حضرت شیخ نظام الحق والدین طاب ثنواه دعاء از پیر خود شیخ فرید الحق والدین  
 آموخته بودند و بمو جبهه فرموده پیر در وظائف آورده مداومت میکردند مانا که لفظ  
 ازان دعا ظاهر اعراب غلط می نمودند هر چند که علماء سخوی مبالغه میکردند و تغییر اعراب  
 می فرمودند ایشان تغییر نمی کردند و همچنان می خواندند بحدی که متعجب میشدند که  
 این لفظ غلط است فرمودند اگر من این غلط بدارم پس پیر خود را بغلط نسبت  
 کرده باشم و هذا محال بعد از تحقیق و تطبیق بمسئله سخوی چنان هر یک  
 متعالم کردند که همان اعراب صواب بود چنانکه شیخ می خواند فرود

که یک طاب و سالک رو خدا باشد	دم از خطاش زدند بدتر از خطا باشد
------------------------------	----------------------------------

انتهی قوله پس از اقوال مشایخ متقدمین و متاخرین بدرجه تحقیق پیوست که  
 مقوله شیخ را عین مقوله حق دانسته بلا تردد و بے دغدغه بران عمل کند و بر قول  
 شیخ هرگز قول دیگر ترجیح ندهد که گنجایش می شود ابلیس را بسوسه اندازی و  
 اغوا پردازی فی المشغولی

گفته او گفته الله بود	گرچه از حلقوم عبدالله بود
-----------------------	---------------------------

لمؤلفه

برسند محمد مسند نبی است او	حق گوید آنچه گوید عارف کماهی است او
امش که امر حق است تمیل امر او کن	زان حق روبرو می آید الهی است او

عَصَمَكَ اللَّهُ وَسَائِرَ الطَّالِبِينَ وَالْحَافِظِينَ مِنَ الزَّلَلِ وَالْخَلَلِ سُبْحَانَكَ يَا حَافِظَ  
 الَّذِي هُوَ مَنَظَرُ الْحَقِّ وَالظَّاهِرُ فِيهِ الْيَقِينُ وَالْكَوْنُ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ  
 بِطَاقَةِ الدَّائِي وَبِكُنْهَةِ الصِّفَاتِ رَبَّاعِي

لَا أَدُمُ فِي الْكُونِ وَلَا إِبْلِيسُ	لَا أَمُكُ سَلِيمَانُ وَلَا يَلْقِسُ
---	--------------------------------------

اے اَنْتَ لِقُلُوبٍ مَّقْنَأَ طِيْسٍ	فَاَنْكَلْ عِبَارَةً وَ اَنْتَ الْمَعْنَى
مسند لؤلؤ	
بحسن بیان پر وہ از رخ کشود مگر آنکہ از من دل ما ربود	صورت ہائے اسماء کفر الوجود نہ بد مثلہ جامعش در شہود
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
نہان است قادر بر قدر عیان را بیان چیست اے پیچہ	چہ می پرسی از کشت کثر خبر ترا چشم حق بین کشید اگر
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
دو قوس ظہور و بطون شد پدید رخ شمس و جہ اللہ دید آنکہ دید	احمد میم احمد چو بر رخ کشید ہمون نقطہ اول آخر رسید
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
مہ مصر و یعقوب شیدا توئی نہ من گویم این بلکہ گویا توئی	نظام الحق دین و دنیا توئی ہمہ شئی و پنهان و پیدا توئی
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
چہ نہیودہ می گردی گردہان ز وحدت سوئے کثرت آمد عیان	مراد و شش می گفت پیر سخاں نقاب کشیدہ بر رخ جان جان

لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
حقیقت چو بازار صورت کشاد	بجائیکہ بالیست ہر شے نہاد
ترازینست صورت خویش داد	بشر آفکہ داند بشر او فتاد
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
بچرخ ولایت خط استوا	ز تو شد کہ کردند جاسے ترا
با وسط ز تو فخر شدئے ترا	از ان خیر فرمود خیر الوریئے
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
قصاؤ قدر روئے بایماے تو	ملا یک ہمیشہ جبین ساسے تو
روان ہر طرف فیض دریائے تو	یہ ذیرو حرم شور و غوغاسے تو
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
ہر پردہ دیدیم روئے ترا	زہر گل شنیدیم بوئے ترا
بایمان خریدیم کوئے ترا	چو از حق شنیدیم نوئے ترا
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
ز رو ز ازل محور روئے تو ایم	گر قرار خیمائے موئے تو ایم
بہر جا کہ ہستم سوئے تو ایم	پلے گفتہ در گفتگوئے تو ایم
لطافت علی صابر اللہ بود	

جمال خود از روئے حافظ نمود	
یده بادۀ ناب اسے سا قیا بمن تافت حق پچو شمس الضحی	کہ زد جوش در سینه ستر خدا بہ بینیم اینک خند ایر ملا
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
زدمی آتش در دل و جان من توئی مان توئی روح ویر جان من	ر بودی زمن دین و ایمان من شناسم ترا جان جانان من
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
شرابِ محبت بنوشان مرا رمانی ده از خود فروشان مرا	لبشوق خودم دار جوشان مرا کہ یاد است از ایل ہوشان مرا
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
مرا شوق روئے تو از من ربود چنان منکشف گشت ستر وجود	من و تو بدر رفت ماند آنچه بود ہو الا قول آخر بنیب و شہود
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
گذشتم ز خود با تو پیردا خستم ترا از حق و حق ز تو یافتم	بدر و غم عشق تو ساختم بہان یافتم آنکہ بشنا ختم
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	

ز حرص و ہوائے خود آنکس رسید	کہ جز بندگی چارہ خود ندید
چہ بے حق بحق کے تواند رسید	من از دید گویم نہ گویم شنید
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
گذشتیم از خویش و از خیر و شر	زدنیا و عقبی نعیم و سقر
بستی ندانم چہ گویم مگر	ترا دانم و من ندانم دگر
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
نہ ترسم کہ اعدا براہ من اند	کہ قادر و صابر پناہ من اند
خدا و محمد گواہ من اند	حقایق ہمہ در نگاہ من اند
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
نہ من کفر دانم نہ اسلام را	نہ آغاز دانم نہ انجام را
ادامی کنم یک پیغام را	مرا گفت حق گو دل آرام را
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
چو من بندہ بندگان تو ام	زادنی ترین سگان تو ام
اگر حافظی خوانی آن تو ام	ز روز ازل در بیان تو ام
لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود	
خلیل از غلامان در گاہ او	سگ رو سیاہ سیراہ او

ہمیں دسدم گوید ہمارا او	نگوید چہرا چونکہ اللہ راو
لطافت علی صابر اللہ بود	جمال خود از روئے حافظ نمود
<p style="text-align: center;"><b>خاتمہ</b></p> <p>بدان استعدک اللہ تعالیٰ کہ حق جل و علا انبیا و اولیا را مظهر ہدایت خود ساخت و در ایشان کہ الائنسان برترئی وصفی است بسر خود پرداخت اذیت اطاعت و تبعیت اینان نسبت بخود کرد پس شیخ کامل و اکمل کہ جانشین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلیفہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ است تا اورا قبلہ مراد و مرتئی مبداء و معاد ندانی در خسران ابد بمانی ہرگز رہ بحق نہری دلش ابلیس خور می ہوشیا باش و خود را بشناس تا اورا شناختہ باشی مصرعہ</p>	
اللہ اللہ یا منہ از حد خویش	
<p>کار با عبودیت باید ساخت و سر بالو بہیت نباید افراخت کہ بجلافت او کام زدن گمراہ شدن است و با او دعوی ہمہری و برتری ساختن بسوئے مظهر انا عجیب عالمشہ پرداختن و خود را شریک بمعیت او شمردن بشرک مردن و بہ جانشینی او ہوس داشتن مرگ او خواستن و بے اخلاص و محبت اوستغنی بفیضان پنداشتن خود را در تیر ضلالت انداختن و از ادب و خدمت او پہلوتی نمودن خود را بہ بے نیازی ستودن و خود را مولای او گمان بردن نقش عبودیت از جبین خود ستردن و اورا مجبور و مسدود الایرشاد و انستن در فیضان بروئے خود بستن و بسبب قدرت معتقد گشتن تعلق از و ہشتن و بارشاد او گوش نہ نهادن در غواہیت بر خود کشادن است زینہار زینہار خود را با ادب دار تا برق غیرت حق بر خرمن جان و ایمانت نیفتد و ہمہ دنیا</p>	

و دینت نسوزد پیش او کلمه شریفی یَدِ الْغَسَّالِ باید بود همه مراد است خود را محو مراد  
 او باید نمود و نه ابلیس در پس است اگر کس است همین حرف بس است و الله  
 یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ اَعَاذُنَا اللّٰهُ وَاِیَّاكُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ  
 مَوْلٰی

<p>الهی من نه گفتم آنچه گفتم          کشد مارا بهر سوئی که خواهد          ربود خود به بود اد چو دیدم          منی دامن منم من یا که اویم          ز حسن خود بخود صد جلوه دارد          بشکل احمد آمد از احد چون          بقدرت خود نمایان است قادر          چو دید از صبر خود در خود لطافت          طریقم من که از من می چکد آن          نه پنهان و عیان در عشق گنجد          یَسَّ بِالْاُحِبِّ الْاَقْلَیْنِ زَن          من و مادر خلافت آرد که هستی          زنده همسری و برتری من          بدست او است چون دست تو ایدل          هوس داری بجای او شستن          اگر کاری نه در دل تخم اخلاص          حق او آنکه پیشش تو نباشی</p>	<p>قلم سان نیست یارای نهفتم          دل مارا بحسن خود رباید          ز بود خویشتن کفی رسیدم          نه من، هستم نه اویم من چه گویم          سر خود از من و او می بر آرد          علی کرد است نام خویش بچون          بجور عشق خود خود گشت صابر          لطافت با علی آمد ظرافت          هر آنچه در نهادم کرد پنهان          که عشق است آنکه خود را تویش بخند          خدا حافظ خلیل از خود مگو من          بجز او نیست اندر حق پرستی          اَنَا خَیْرٌ بُوَدَازِ سُرُورِیْ مِنْ          توان رفتن پیر او سوئی منزل          نباشد جز به پله خویش گشتن          بکام دل نیابی شره خاص          بدون آئی ازین صد دل خراشی</p>
---	--

<p>چنان در بندگی افکندگی کن          بسین مجبور قادری که شاه است          چو او قدرت عطا سے خود نماید          بجز امرش نباشد امر دیگر</p>	<p>که جز مولی بسین در عرصه کن          براسے بندگان عالم پناه است          بیکدم از عدم صد عالم آید          خلیل از پیش مردن میر و بگذر</p>
--	--

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ لَدُنِّي الْأَوَّلُ نَامُ الْبَاطِلَةِ هُدًى لِلطَّالِبِينَ وَتَوَعُّظٌ لِلْمُغْلِبِينَ  
مِنْ سُلُوكِهَا يَنْتَفِعُ الْمُبْتَغِ الرِّجَالُ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْهَا يَنْتَفِعُ فِي الضَّلَالِ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا وَسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِمُ أَصْحَابِهِمْ  
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

Handwritten signature: *W. J. ...*

تقریظ از نتیجہ فکر عالم با عمل فاضل اجل قدوة السالکین بزرگوار العارفین  
جناب مولوی سید حسن صاحب صابری قریشی علوی کلیامی  
پنجابی من مصافات راولپنڈی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا مَنْ الْجَنَّبَتْ قُلُوبُ الْعَالَمِينَ إِلَيْهِ وَحَضَرَتْ جَنَّاتُ الْعَارِفِينَ لَدَيْهِ  
عَلَّامِكُمْ مِثْقَاتُ خَاكِرِ الْبُحُورِ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا تَعْلِيمِي كَيْدُكَ نَوْرِيَانِ شَيْشِ  
سَرِ سَجْدَه شَهْدَنْدُ وَگفتند سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
چنانچه که بناءِ حیات و حیات چون حباب بر آب نهاد - قادریکه در قطره آب بر بے آب  
قدرتے انداخت که بمساکر عجز و انکساری ملک خلق را فتح نموده علم سبحانی - و اناسحق



وہی فی الدارین غیری۔ و من خدایم بعث افرخت۔ چہ یاراسے عامی تاکس را کہ  
 یہ باز کردن نسخہ تمجیدش جائے کہ افصح العرب والعجم دفتر حمدش از عجز طبع کند حمدش  
 آنکہ خود گفت و در رثائش آنکہ خود عفت لیکن کما شکی و هو السميع الجليل  
 درود نامحدود سیدے آل و اصحابش را کہ کا فرومون عاشق حسش۔ اگر چہ نہ اند

فکل معصية یحبوب فی یوم لہ | جہنمہم کث قل انو و ما فطروا

شفیقہ کہ گروہ بے فطانت اگ گشتہ وادی ضلالت را شمع ایمان با بجز کبھ می نہد  
 و طریق ہدایت و سبیل رشادت بیناید اسباب

محمد مادی اولاد آدم	محمد با عنایت ایجاد عالم	محمد نظر آثار وحدت	محمد گوہ دریائے قدس
	ہمین باشد بر ساعت کلام	با اولاد و صاحبش سلام	

ابجد بر ضمیمہ طالبان راہ حق و در بیان نظریہ وجود مطلق مشکوف باو کہ دین زبان لطافت  
 و دوران سعادت کہ ششم محرم الحرام و سن ہجری المقدس یکہزار و صد و چہار و ۳۱۴ است  
 بفضل اللہ محبوب و لفظ لبصہ زینت و زیب کہ نہ چشم دید و نہ گوش شنید جواب سوالات  
 شایع و مدید یعنی کتاب فیض انتساب ہدیۃ الطریقہ از تصنیف شیخ جامع معقول و  
 منقول مادی فروع و اصول قدوۃ الحکماء الراۃ الخیرین الظاہرین و الباطنیۃ عمدۃ الواصلین  
 زبدۃ الکاملین مخزن سرائر عرفان معدن عشق سبحان جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب  
 ادا م اللہ فیوضاتہم کہ انوی جملہ پارسی آراستہ گشتہ و بکلیہ عربی پیراستہ شدہ از زبان خانہ  
 بطون بمنصہ ظہور نشست باید کہ بدیدار فیض آثارش عین را نورے و قلب را سرور و کج بخشد

### اعلان

کتاب ہذا بموجب ایکٹ ۲۵۴۶ ع داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو گئی ہو کوئی صاحب بلا اجازت  
 مصنف قصد طبع نہ فرمادین ورنہ بعوض نقع نقصان ہوگا۔



ف (R)

CALL No. { ٢٩٢٥٧ ٨٣٩٢ } ACC. No. ٢٥٢٣٥

AUTHOR خليل الرحمن، محمد

TITLE هديت المريد -

---

ف (R)

٨٣٩٢ ٢٥٢٣٥ ٢٩٢٥٧ E. TIME

خليل الرحمن، محمد

هديت المريد -

Date	No.	Date	No.



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

